سلمہ اللہ تعالیٰ مدظلہ العالی

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ

از تصنیف شریف و تالیف لطیف فخر العلما تاج الفضلا

مولانا مولوی حاجی حافظ محمد قطب الدین حسن خدا آشنا

الموسوم

عجالۂ نافعہ

حسب فرمایش سرامد تاجران افتخار اہل زمان افتخار التجار

جناب سید عبد الرزاق صاحب کمسٹ خاص چھتہ بازار حیدرآباد

مطبع عزیز دکن واقع حیدرآباد طبع یافت

قیمت ۸ر — حق تالیف محفوظ ہے — ۱۰۰۰ جلد

دام فیضہ

تقریظ عربی کتبہ الشہیر فی الآفاق
مولوی محمد اسحاق صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لعالم الغیب والشہادۃ ○ والشکر لصاحب الرحمۃ

سب تعریف واسطے جاننے والے چھپے اور ظاہر کے ہے اور شکر واسطے صاحب رحمت

الواسعۃ ○ علے ما نزل الفرقان بالکرامۃ وانطق اللسان

اسبات پر کہ اتنی بڑائی اور عظمت سے قرآن شریف اتارا اور زبان کو

ذکر انعامہ اظہر فی عالم الکون امتنانہ وعم البرایا

اپنی نعمتوں کے ذکر سے گویا کیا عالم دنیا مین اپنا احسان ظاہر کیا اور تمام مخلوق کے

احسانہ ○ فتح ابواب العطیات علی المومنین اوقد مصابیح

واسطے اپنا احسان عام فرمایا کھولے دروازے بخششوں کے ایمان والون پر اور روشن کیا

العنایات للمسلمین والصلوۃ علے من خص بالعلوم

چراغ عنایتوں کے واسطے مسلمانوں کے اور درود اُس شخص پر جو مخصوص ہے ساتھ علموں اور

والحکم والسلام علے من ھو منبع الجود والکرم بلغ فی

حکمتوں کے اور سلام اوسپر جو چشمہ بخشش وکرم کا ہے جو کمالات مین انتہا کے درجہ کو

الکمالات اقصی الغایات ووصل فی الدرجات

پہونچا اور درجات مین انتہا کے مراتب کو پہونچا

مَدَى النِّهَايَاتِ وَلَنِعْمَ مَا قِيْلَ شعر مَا اِنْ مَدَحْتُ

اور کیا اچھا کہنے والے نے کہا - میں نے اپنے سخن سے محمد کی

مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ ٭ وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ - وَعَلٰی

تعریف نہیں کی لیکن محمد کے نام سے اپنے سخن کی تعریف کی اور

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ صَرَفُوْا هِمَمَهُمْ فِیْ رَفْعِ مَعَالِمِ الدِّیْنِ

درود ان کی آل اور اصحاب پر جنہوں نے اپنی ہمتیں دین کے نشان بلند کرنے میں

وَبَلَغُوْا اَقْصَی الْغَایَاتِ فِی الْعِلْمِ وَالْیَقِیْنِ وَبَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ

صرف کیں اور جو علم اور یقین میں انتہا کے مدارج کو پہونچ گئے و لیکن بعد حمد و صلوۃ کے

الْمُفْتَقِرُ اِلَی الْمَلِكِ الْعَزِیْزِ الْخَلَّاقِ مُحَمَّدُ اِسْحَاقَ هَدَاهُ

کہتا ہے بندہ محتاج بادشاہ عزت والے پیدا کرنے والے کا محمد اسحٰق راہ دکھاوے

اللّٰہُ سَبِیْلَ الطَّوْعِ وَالْوِفَاقِ وَصَانَہٗ عَنْ مُوْجِبَاتِ الضَّلَالِ

اسکو اللہ راہ فرمانبرداری اور اتفاق کی اور بچاوے اسکو سببوں گمراہی کے

وَالنِّفَاقِ - لَمَّا کَانَتْ مَسْئَلَةُ الزَّکٰوةِ مِنْ اَدَقِّ الْمَسَائِلِ

اور مخالفت سے پس ہرگاہ تھا مسئلہ زکوۃ کا سب مسئلوں سے زیادہ باریک

وَاَکْرَمِهَا وَمِنْ اَلْطَفِ الضَّرُوْرِیَّاتِ وَاَعْظَمِهَا وَلَعَمْرِیْ

اور سب سے زیادہ عظمت والا اور سب ضروری مسائل سے لطف اور بزرگترین

لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِمَا یَشْفِی الْعَلِیْلَ وَیَرْوِی الْغَلِیْلَ وَمَا جَاءَ

اور میرے جان کی قسم کسی نے ایسا نہیں بیان کیا جس سے بیماری ناواقفی کی دور ہو

وَاحِدٌ مِّنْهُمْ بِمَا یُعْجِبُ النَّاظِرَ وَیُفِیْدُ النَّاقِصَ وَالْمَاهِرَ فَرَتَّبْتُ

اور پیاسے کی پیاس بجھے - اور علما میں سے کسی نے بھی ایسا بیان نہیں کیا جس سے دیکھنے والا خوش ہو

عُجَالَةٌ نَافِعَةٌ لِلْخَاصِّ وَالْعَامِّ - وَرِسَالَةٌ فَائِزَةٌ لِلْمَرَامِ مُحْتَوِيَةٌ

متعجب ہو اور نادانوں اور داناؤں کو فائدہ بخشے پس مرتب ہوا رسالہ عجالہ نافعہ جس کا نام ہے

عَلَى الْعَوَائِدِ الْنَّبِيلَةِ - وَحَاوِيَةٌ عَلَى الْفَوَائِدِ الْجَلِيلَةِ

اور جو خاص و عام کو نفع پہونچانیوالا ہے اور وہ رسالہ جو مقصود تک پہونچانیوالا ہے ایسا جو شامل ہے

فَفِي أَحْسَنِ التَّحْقِيقَاتِ تَرْتِيبًا وَعُمْدَةِ التَّدْقِيقَاتِ تَهْذِيبًا

سب بڑے چھوٹے فایدوں پر اور جو بھرا ہوا ہے بڑے بڑے فائدوں سے پس وہ ترتیب کلام میں بہت

مُوصِلَةٌ إِلَى الْمَقَاصِدِ وَالْمَآرِبِ خَالِيَةٌ عَنِ النَّقَائِصِ وَالْمَعَائِبِ

اچھی تحقیقات ہے اور تہذیب تصنیف میں عمدہ باریکیاں ہیں وہ مقصود و مطالب کی طرف پہونچانیوالا ہے

فَفِي كَنْزِ الدَّقَائِقِ وَبَحْرِ الْحَقَائِقِ وَشَمْسِ الْهِدَايَةِ وَعَيْنِ الْعِنَايَةِ

اور ہر طرح کے نقص و عیب سے خالی اور پاک ہے پس وہ رسالہ خزانہ باریکیوں کا و دریا حقیقتوں کا ہے

وَدُرِّ الْمُخْتَارِ وَسِرَاجِ الْأَسْرَارِ لِلطَّالِبِ فِيهَا الْكِفَايَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَ

آفتاب رہنمائی کا چشمہ مراد و معانی کا ہے پس یہ رسالہ موتی پسندیدہ اور چراغ ہوئی اسرار کا ہے طالب کی

فِي التَّحْقِيقِ أَقْصَى النِّهَايَةِ رُمُوزِ الْفِقْهِ وَنُكَاتِهَا فِيهَا مُسْلَكٌ

اس رسالہ میں کفایت و استغنا ہے اسواسطے کہ تحقیق میں انتہا درجہ کو پہونچا ہے اسرار و نکات فقہ کے

وَمَضْبُوطٌ الَّتِي خَلَا عَنْهَا كُلُّ مُخْتَصَرٍ وَمَبْسُوطٍ وَوُدِّعَتْ فِيهَا

اس میں پروئے اور جمع کئے گئے ہیں جن سے سب چھوٹی بڑی کتابیں خالی ہیں اس میں مندرج

مَا لَمْ يَحْتَوِ عَلَيْهَا الْجَامِعُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا فَفِي لِعَطَشَاتِ الشَّرِيعَةِ

ہوئے ہیں وہ مسائل جو جامع صغیر یا جامع کبیر میں مذکور نہیں ہیں پس یہ رسالہ شریعت

كَانَتْ سَحَابًا مُطِيرًا - كُلُّ صَفْحَةٍ مِنْهَا خَدُّ الْمَحْبُوبِ وَكُلُّ حَرْفٍ مِنْ

پیاسوں کے واسطے ابر بہت برسنے والا ہے ہر صفحہ اسکا رخسار محبوب کا اور ہر حرف اسکا

حروفہا انسان عین المطلوب بل روض ممطور و مسحور و

حروف ہیں سے منزلہ چشم مطلوب بلکہ باغ ہے جس میں پانی برس رہا ہے اور دریا ہیں نہر

جوہر مکنون من معدن مسحون سطورها انہار الجنان

اور بہریں لہر رہا اور جوہر نفیس ہے کان پر لبریز کا اس کی سطریں بہشتوں کی نہریں ہیں

ومعانیہا خیرات حسان ۔ الفہا امام البلغا ہمام الفصحاء

اسکے معانی حوران بہشتے خوبر حسین ہیں جسکو تالیف کیا پیشوائے بلیغان عمدہ وافر فصیحان

صدر الشریعۃ المصطفویۃ بدر الطریقۃ العلویۃ

صدر نشین شریعت مصطفویہ بدر کامل طریقہ جو منسوب ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخ الاسلام والمسلمین قطب

یادگار علماے متقدمین مستند علماے متاخرین شیخ اسلام و مسلمانان کے قطب

سماء الدین صفوۃ المحدثین نقاد اخبار سید المرسلین

آسمان دین برگزیدہ محدثین پرکھنے والے اخبار سید المرسلین جامع

جامع المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول مشکوۃ

علوم منقول و معقول گھیرنے والے فروع و اصول کے روشنی چراغان

مصابیح الاسلام مفتی شوارق الاحکام مطلع انوار الزہاد

اسلام کے فتوے دینے والے شوارق احکام کے مطلع انوار زہد و تقوی

مجمع اسرار العبادۃ الصاحب المکرم اکرم الصواحب

مجمع اسرار عبادت صاحب مکرم سب صاحبوں سے زیادہ کریم عجم میں

فی العجم قدوۃ الحفاظ فی الآفاق صدر مجالس اہل اللہ

خلاصہ حافظان قرآن شریف کے عالم صدر نشین مجلسہائے اہل اللہ

بالاستحقاق وحيدُ العصرِ فريدُ الدهرِ نقّادُ جواهرِ الشريعةِ

بذریعہ استحقاق کے یکتا ہے روزگار بے مثل زمانہ پرکھنے والے جواہر شریعت روشن

الغرّاءِ ونقّادُ مصابيحِ الطريقةِ البيضاءِ المولانا الاعظمُ جامعُ

کرنے والے چراغان طریقت روشن کے ہم سب کے مولا بڑے جامع

العلومِ والحِکمِ قاضي الشريعةِ المصطفويّةِ سالكُ مسالكِ

سب علموں کے اور حکمتوں کے حاکم شریعت مصطفیٰ کے چلنے والے راہ

الحنفيّةِ البحرُ الموّاجُ السراجُ الوهّاجُ المتّصفُ بالفضائلِ

ابوحنیفہؒ کے دریا موج مارنے والا چراغ روشنی پہنچانیوالا موصوف ساتھ صفت ہائے

العليّةِ المتخلّقُ بالاخلاقِ الرضيّةِ بحرُ العلومِ والحِکمِ کنزُ

بلند کے متصف ساتھ اوصاف پسندیدہ کے دریا ہے علموں اور حکمتوں کے خزانہ

الفيضِ والكرمِ البحرُ المحقّقُ الحبرُ المدقّقُ رافعُ اعلامِ الشريعةِ

فیض و کرم کے دریا ہے علوم محقق زمانہ بہت بڑے عالم باریک بین بلند کرنیوالے جھنڈوں

الغرّاءِ الى الثريّا ناصبُ لواءِ الملّةِ البيضاءِ الى السماءِ العليا

شریعت غرا کے ثریا تک بلند کرنیوالے جھنڈے دین روشن کے آسمان بلند تک پہنچا

اثمرت اشجارُ العلمِ في عصرهِ وغلت قيمةُ الكمالِ في دهرهِ

درختان علم ان کے زمانہ میں بیش قیمت ہوگیا کمال ان کے عہد میں

حاجي الحرمينِ زائرُ القبلتينِ سيّدُ العلماءِ سندُ الحکماءِ

حاجی حرمین یعنی مکہ و مدینہ زیارت کرنے والے قبلتین کے سردار سب علما کے و سند حکما و

تاجُ الاولياءِ فخرُ الاصفياءِ حضرت محمدٌ المشتهرُ بقطبِ الدينِ

سرتاج اولیاء کے فخر اہل صفا کے حضرت محمد جو قطب الدین حسن خدانما سے

حمدا ایماناً بانہ اللہ ذو المنن عن الطوائح والمحن الموطن

نام ہے مشہور ہین محفوظ رکھے ان کو اللہ تعالی صاحب احسان شدت تکلیفون سے

بدار العلم والعمل فرنگی محل من محلات دار الخلافہ لکھنو

یعنی دار العلم والعمل فرنگی محل از محلات دار الخلافہ لکھنو ہمیشہ کو ذات پاک

لازال نفسہ المتبرکۃ بین ارباب الکمال محمودا وظلہ علی

ان کے درمیان اہل کمال تعریف کیے گئے اور ہمیشہ ہو سایہ ان کا

رؤس اصحاب الفضل ممدودا ومابرح سحاب فضلہ ممطرۃ

اوپر سرہائے ارباب فضیلت کے دراز وہمیشہ ہوا بر فضل اون کے کا برسنے والا

علی العلمین واقمار رشدہ منیرۃ علی الطالبین وبالجملۃ

اوپر تمام عالم کے اور ہمیشہ ہو چاند ان کے ہدایت وارشاد کا روشن اوپر طالبان کے حاصل کلام

لا یسع الدفاتر احصاء مناقبہ ولا یحصی المحاسب تعداد

یہ کہ ان کے مناقب کی تعداد کو تمام دفتر مین گنجایش نہین ہی اور محاسب تعداد تعریف کے

مفاتیہ فلا بد علینا ختم الکلام بحمد الملک العزیز العلام

شمار کرنیکے طاقت نہین رکھتا ہی پس ضرور ہوا ختم کرنا کلام کا ساتھہ حمد بادشاہ عزت والا کے

والصلوۃ والسلام علی خیر الانام محمد وآلہ الکرام وصحابہ

وجاننے والے کے اور ساتھ صلوۃ وسلام کے اوپر خیر الانام محمد اوپر ان کے آل بزرگ و صحابہ

العظام

بزرگ کے

تقریظ ناگزیر خامہ شہرۂ آفاق مولوی محمد اسحاق صاحب بنارسی زادہ علمہ وقدرہ مرقوم فرمائی

جسقدر شکر وسپاس حضرت احکم الحاکمین کا کیا جاوے بجا ہی جہانتک حمد وثنا جناب احسن الخالقین کے زبان

آسے بیا ہر۔ سچ تو یہہ ہی کہ جب گروہ ملائکہ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت
العلیم الحکیم سے گویا ہو۔ تو اوسکی حمد بقیاس زبان انسان ضعیف البیان سے کیونکر ادا ہو
قربان ایسے پروردگار۔ و نثار ایسے داور دادار۔ کے جس نے ایسے ایسے احسان کئیے جنکا
شمہ بیان نہین ہوسکتا جو زبان پر لائے اور کن کن نعمتون سے ہمکو سرفراز کیا جو حیطہ تحریر مین
نہین آسکتا جسکی تحریر کیواسطی قلم اوٹہائے۔ سبحان اللہ کیا شان ہی۔ کتنا بڑا احسان ہی کہ جب جود دا
منظور ہوا۔ سبکے پہلے حقیقت محمدیہ کا ظہور ہوا۔ بعدہ اونہین کے ذات مقدس کی بدولت کل
کائنات کی خلقت ہوی۔ اور اوسی سراپا نور کے طفیل سے ہم سبکو روشنی ایمان کی مرحمت ہوی۔
لفظ کن سے تمام عالم کو بکمن بطون سے منصۂ ظہور پر لایا۔ اور ہمکو اوسی کے امت مرحومہ مین
جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ پیدا کیا۔ پہر انتظام ظاہری کیلئے شریعت محمدیہ سے سرفراز
وصفائی باطن کیلئے علم طریقت کے ذریعہ سے سینون اور دلونکو منور کیا۔ گمراہونکی ہدایت کیلئے علمائے
محققین کو انبیائی بنی اسرائیل کے مراتب عطا کئے۔ و تیرہ دلونکی انشراح صدور کیواسطی
اولیاء کرام کو قوائی ملکی دئے۔ تمام عالمکو اونکی اطاعت و انقیاد کا حکم دیا اور اپنی اوامر و نواہی سے
مامور کیا۔ سرکشونکو عذاب سے ڈرایا۔ و نیکوں کو رحمت کا مژدہ سنایا۔ کما قال اللہ تعالی
فساکتبہا للذین یتقون و یوتون الزکوۃ۔ کیسے کیسے میٹہی میٹہی باتون سے بڑی بڑی
انعامات کا وعدہ کیا۔ اور چہوٹے چہوٹے چٹکلون سے ہمکو طریقۂ نجات کا تعلیم کیا۔ اغنیا و
اہل نصاب کیواسطے زکواۃ کو اقبال و دولت۔ و اموال کی برکت کا وسیلہ بنایا۔ و فقرا و مساکین
کیلئے کشایش رزق کا ایک عمدہ حیلہ۔
اما بعد کمترین علمائے آفاق محمد اسحاق بنارسی ارباب دانش و بینش کیخدمت مین عرض کرتا ہی کہ اندنون
یہ رسالہ عام فہم اردو زبان مین باحسن اسلوب و ترتیب خوب جناب مخدوم الانام فیض بخش
خاص و عام۔ یکتائی روزگار علمائے سابقین و لاحقین کے یادگار زبدۂ علمائے محققین عمدۂ فضلائے

دقیقین شیخ الاسلام والمسلمین رکن رکین ملۃ و دین لقیۃ السلف حجۃ الخلف واقف حقایق
معقول ومنقول کاشف دقایق فروع واصول افتخار علمائے زمان سرامد فضلائے
دوران جامع علوم وحکم مخزن فیض وکرم مشہور بلاد قریبہ وبعیدہ صاحب تصانیف
عدیدہ دانائے رموز حق شناسی وخداداد نے پرتو ظلال حضرت محبوب سبحانی سید العلمائے
والحکما سید الاولیا والاصفیا حافظ قران قطب زمان حضرت مولانا محمد مشہور بقطب الدین الحسن
شہنا نمائے مذہب مین حنفی طریقت مین قادری سکونت مین لکھنوی یادگار علمائے
دار العلم والعمل محلہ فرنگی محل نے لازالت شموس افاضتہ بازغۃ واقمار افادتہ ساطعہ ۔
(کہ ذات بابرکات اونکی سرچشمہ جود وکرم ہے جنکی توصیف مین زبان ناطقہ لال عرصہ عالم
سے معدوم اونکی مثال ہے) باسرع اوقات واعجل ساعات تالیف فرمایا جمہور مسلمین دانا
ونادان خاص وعام کو اس عجالۂ نافعہ سے فیض پہونچا جس کا جی چاہے اسمین ہادی ہدایت ہووے
اسلام کا وہ دریا بہایا اختصار وہ کہ دریا کو کوزہ مین بند کیا سہولت یہہ کہ نادان اور
بچون نے بھی دیکھا اور سمجھہ لیا یہہ کتاب کیا ہے اسلام کے گلستان ہے یا دین کے
بوستان جسکا ورق ورق جریدۂ گل سطر سطر کا زنانہ سنبل ہی اصول دین مین ساخسار اسلام
سے بہمن ہے شاخہائے فروع مین کہلی لالہ وگل نسرین ونسترن ہی فکر عالی سے کیا رنگ
دیکھایا ہے مضامین عالیہ کو صفحہ قرطاس پر جمایا ہے سادگی بیان نے طالبونکو دیوانہ
بنایا عروس فکر نے نکہر کر یہہ جوبن دیکھایا نظارگیان بلائین لیتے ہین بے اختیار جانین
دیتے ہین طرز جدید پر جان ودل قربان ہی صفائے ترتیب سے عقل حیران ہی الفاظ
دلنشین معنے ہمہ لایق صاد کسے وہ نقش بٹھایا کہ الف قامتون نے شغل پاس انفاس
نہ دیکھایا ہر لفظ اوسکا رشک گلہای نسرین ونسترن ہے ہر صفحہ اوسکا غیرت خیابان
خوبان چمن ہے حروف سے سبزہ لہلہاتا ہے سواد خط باران رحمت برساتا ہے

بلبل خامہ ہر جگہ نغمے روش سے چہچہاتا ہے اگر لطافت عبارت با معانی کے تعریف
لکھوں کل مخمل کھلائے غنچہ قالین مسکرائے دو دائرہ حروف حلقہائے گیسو حور
چین السطور وہ حسن ہین نور علی نور ہے صفائے درو شنی بیان پر نظر چکاچوند
رہتی ہے ہر چند ارادہ کرتے ہیں پہر نہین سکتے ہیں۔
بالجملہ اس رسالہ کی خوبی بیان سے باہر ہے جس سے واقف ہر دانا و ماہر ہے اور
کیون نہو جسکے مولف صاحب کمال ہندوستان مین یکتائی روزگار عدیم المثال ہین
ناظم نازک خیال ناثر شیرین مقال مہر سپہر فصاحت گل بوستان بلاغت علم ظاہرین
بحر العلوم وملا حسن ثانی علم باطن مین یادگار حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ۔
غرضکہ مولف وتالیف کے توصیف مین حوصلہ بیان تنگ عقل دور اندیش دنگ ہے
ناچار ع خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ۔ کو ورد زبان کیا اور حمد وثنا پر ختم
بیان کیا الحمد للہ رب الانام والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام محمد وآلہ واصحابہ الکرام

تقریظ جو اس رسالہ کی باب مین زبدۃ العلما حضرت مولوی محمد خلیل اللہ صاحب دامت افاضاتہ نے تحریر فرمائی

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ وعلی آلہ واحبابہ واصحابہ واولیایہ۔ اما بعد احقر علمائے
شریعت آگاہ حقیقت دستگاہ محمد خلیل اللہ التماس کرتا ہے کہ یہہ رسالہ در باب زکوٰۃ
کے زبان اردو عام فہم مین حضرت مولانا حافظ حاجی محمد قطب الدین جہن
مدظلہما نے ایسا تالیف کیا کہ مثل اوسکا صحت مسایل وصفائے عبارت وطرز خوب
واسلوب مرغوب مین دیکھا نہ سنا دریا کوزی مین بند ہی یہہ مختصر خاص وعام کا پسند
اگرچہ بمقابلہ دیگر تصنیفات مولف مختصر ومبسوط ہے جو علوم معقول ومنقول مین بزبان

عربی وفارسی وار دو مرتب ہوئی ہین یہہ رسالہ کچھہ ہی نہین ہی مگر حسن طرز پر اس رسالے
نے جو طرز جدید پایا ہی او سمین اپنا نظیر نہین رکہتا ہو بعجلت تمام لکہا گیا د نافع خاص و عام
ہوا **عجالہ نافعہ** واقع مین اسم بامسمی ہے اس سرعت تصنیف مین
صحت مسایل کے یہہ تکمیل مولف کے بتجر کی روشن دلیل ہے مولف درحقیقت
بحر العلوم ہے جسکا نظیر اس زمانہ مین جہان سے معدوم ہے۔

تقریظ جو تحریر حضرت شمس العلما مولانا مولوی عبد الحق صاحب کانپوری دامت برکاتہم

نے تحریر فرمائی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہہ رسالہ بابرکت لواط مین عجیب وغریب طرز پر مرقوم ہوا ہے کہ آجتک مثل اوسکا علمای کبار کے انظار سے
بہی نگذرا ہوگا اور کیونکر نہو مولف اوسکے مولانا و بالفضل اولانا الفاضل اللوذعی العالم
(مولانا ہمارے ساتہہ بزرگی کے سب بہتر ہمارے مصنف)
الالمعی مقدام فضلائے زمن المولوی **قطب الدین حسن** متعنا اللہ تعالی امتہ محمدیہ
(پیشوائی فاضلون زمانہ کے)
علی نبینا الصلوۃ والسلام کو اس سے نفع پہونچاوے حررہ السید محمد الشہیر
بعبد الحق العلوی الحسینی ختم اللہ لہ الحسنی وجعل آخرتہ خیرا من الاولے۔

تقریظ رقمزدہ کلک حضرت مولانا ابو محمد سید امجد علی کیوری ادام اللہ ظلہ افضیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ العلی العظیم والصلوۃ والسلام علی الرسول الکریم وعلی الہ واصحابہ واہل بیتہ الذین
وعلیہا معہم اجمعین۔ اما بعد خاکپائے ہر عالم ودرس لے ابو محمد امجد علی رنگ پوری عرض
کرتا ہے کہ یہہ رسالہ مسمے بہ **عجالہ نافعہ** جناب مستطاب جامع علوم
دنیا و دین نائب حضرت سید المرسلین واقف رموز حق شناسی وخدا دانی خلیفہ

ویادگار حضرت محبوب سبحانی امام العلما سید الاولیا حاجی حافظ مولانا محمد قطب الدین
خدا تعالیٰ نے اردو زبان سلیس عام فہم مین ایسے طرز ترتیب سے تالیف فرمایا
کہ ہر عاقل و نادان حتی کہ طلبہ و صبیان کتاب دیکہیں و بے تکلف سمجہیں بے علما
سے کوئی مسئلہ زکوٰۃ کا پوچہنے کی حاجت نہ رہے بڑی بڑی معتبر کتابوں مین تلاش
کرنیکی ضرورت نہ پڑے مسایل مذہب حنفی کی نہایت صحیح و مفتی بہ ہین بالجملہ یہہ رسالہ
بہی مثل اوسکی مولف کے مستند علمائی کبار سے ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ -

العاقبت بالخیر — کتبہ خادم العلما والصلحا
ابو محمد امجد علی زنگپوری غفر اللہ لہ

تمت بالخیر

٢٧٦٢٣

وَاَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

از تصنیف شریف و تالیف لطیف بحر العلا تاج الفضلا یکتای روزگار علمای
شناء یقین و راسخین کے یادگار پیشوا ماہر دو سرا مولانا حاجی حافظ محمد قطب الدین خدا نما

الموسوم

عجالۂ نافعہ

۱۳۰۹ھ

حسب فرمایش سرآمد تاجران افتخار اہل زمان جناب وزیر صاحب
بزمان سعید و آوان حمید بتاریخ ۷ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ ہجری نبوی

در مطبع عزیزی دکن باہتمام محمد رفیع الدین ابن راشد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَکْرَمَنَا بِالْکَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

سب تعریف اللہ کو ہی جسنے ہمکو سرفراز کیا ساتھ کرم وجود کے اور درود اور سلام

عَلٰی مَنْ خُصَّ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ

اوپر اس شخص کے جو مخصوص ہی ساتھ مقام محمود کے اور اسکی آل و اصحاب کے جنہون نے

بَقُوْا فِیْ ظِلِّ مُحَمَّدٍ وَرَدِّ المعبد محمد معروف قطب الدین بن

محمد کہ تمام بیستے سایہ میں آنحضرت کے مولانا مفتی غلام یحیی ابن مولانا مولوی غلام دوست الشہید ابن مولانا محمد حسن

ساکن دار العلم والعمل فرنگی محل منجملات شہر لکھنو التماس کرتا ہی کہ مجھکو باتنا سے

سفر اتفاق ورود دار الاسلام والخلق والود اد بلدہ حیدر آباد دکا ہوا

بعض اعزہ احباب نے جنکی خواہش ذاتی وارادت قلبی یہ ہی کہ امتثال احکام

الٰہی بے کم وکاست وتسلیم اوامر ونواہی راست راست ہو بمقتضائے

محض اپنے خلوص اسلام ونیز افادہ جمہور انام کے یہ استدعا کی

کہ ایک سالہ درباب زکوٰۃ کے جو رکن اعظم اسلام کا ہی اور جسکا ادا کرنا

ہر مسلمان پر جسمین شرایط موجود اور موانع مرتفع ہون فرض عین ہے

اور جسکا ذکر بتاکید اکید نماز کے ساتھہ جسکی پرسش روز حساب کی

تمام اعمال سے موعود ہے حضرت احکم الحاکمین واسرع الحاسبین کے کلام مجید و فرقان حمید مین بکثرت موجود ہے زبان اُردو عام فہم مین ایسا تالیف کیا جائے کہ اوسمین کوئی امر ضروری تحریر سے باقی نہ رہجاوے اور جزئیات مسائل زکوۃ کو آئینہ کر دیکھائے ہرچند اس زمانہ مین بسبب پریشانی خاطر و پراگندگی باطن و ظاہر و نہونے طمانینت و الغرہ اسم جمعیت کے اوسکی تتمیل حیز امکان سے خارج وہمرسالی اسباب اطمینان مین خارج ہے لیکن اون حضرات کے خلوص طبیعت و وفور محبت نے ایسا مجبور کیا کہ اونکے انقیاد کلام وانجاح مرام سے گریز نکر سکا باوجود قلت بضاعت وکثرت مزاحمت کے قلم اوٹھایا و باسرع اوقات بعجلت تمام یہ عجالہ نافعہ شرح وقایہ و ہدایہ و بحرالرائق و طحطاوی و ردالمحتار و حاشیہ شافی و فتاوی عالمگیری و مستخلص و قاضی خان و زیلعی و فصول عمادی و بدایع و ظہیریہ و تاتارخانیہ وغیرہ کتب معتبرہ سے اقتباس کر کے مرتب کیا اللہ تعالی جلشانہ و عز برہانہ طالبان و جمہور علما نانکو اس رسالہ سے مستفید کرے یہی راقم کی آرزوے دلی و تمنائے قلبی کافہ انام و جمہور اہل اسلام سے جو اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین و دین و دنیا کا فائدہ اوٹھاوین یہ ہے کہ اس ہیچمیرزبی بضاعت کو دعائے خیر سے یاد فرماوین و اگر کسی جگہ بھول چوک ہو بنظر وفور مرحمت اطلاع واصلاح سے دریغ نہ فرماوین

واضح ہو کہ یہ رسالہ ایک مقدمہ و دس باب و ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے مقدمہ مین دو فصلین ہین -

پہلی فصل مین اون الفاظ کے معانی شرعی کا بیان ہے جو اس رسالہ مین مستعمل ہوتے ہین -

دوسری فصل مین زکوٰۃ کے فرض ہونے کا مختصر بیان ہے -

باب اول مین زکوٰۃ فرض ہونیکے اون شرائط کا بیان کرے جو مالک مال نصاب سے متعلق ہین -

دوسری باب مین زکوٰۃ فرض ہونیکی اون شرائط کا بیان ہے جو خود مال نصاب سے متعلق ہین

تیسری باب مین زکوٰۃ فرض ہونیکے سبب کا بیان ہے -

چوتھی باب مین یہ بیان ہے کہ کس مال مین زکوٰۃ فرض نہین ہے -

پانچوین باب مین اوس مال کا ذکر ہے جسمین زکوٰۃ فرض ہے اور اون اشخاص کا بیان ہے جنپر زکوٰۃ فرض ہے -

چھٹی باب مین یہ مذکور ہے کہ کس قسم کے مال نصاب مین کس قسم کا مال زکوٰۃ دیا جاوے -

ساتوین باب مین زکوٰۃ ادا کرنیکے وقت کا بیان ہے -

آٹھوین باب مین یہ ذکر ہے کہ مال نصاب مین زکوٰۃ کیونکر اور کن شرائط کے ساتھ ادا کیجاوے -

نوین باب مین یہ تذکرہ ہے کہ نصاب اور زکوٰۃ کا کیونکر حساب کیا جاوے -

دسوین باب مین یہ بیان ہو کہ زکواۃ لینے کا کون مستحق ہو و کون نہین زکواۃ کسکو دیجاوے و کسکو نہین ۔

خاتمہ مین ذکر بعض فواید عامہ کا ہی جو زکواۃ و دیگر صدقات سے متعلق ہین و بعض اولٰی فوائد کا جو مخصوص ہین ساتھ دیگر صدقات کے و بعض دیگر فوائد متعلق عشر و خراج کے ۔

مقدمہ

فصل اول بیان مین معانی شرعی الفاظ مستعملہ رسالہ کے

الفاظ	معانی
زکواۃ	اپنے مال سے اوس حصہ کا مستحق کو مالک کر دینا جتنا شرع مین مقرر ہو اور جسکا ذکر آیندہ ہوگا بشرطیکہ اوسکو دینا بہ نیت خالص اللہ کے واسطے ۔
مزکی	زکواۃ دینے والا یعنے جو کوئی اپنے مال کے زکواۃ دے ۔
کثیر العیال	جسکی جورو بچے وغیرہ متعلقین جنکا روٹی کپڑا اوسکے ذمہ ہے بہت کثرت سے ہون ۔

واجب فرض	جس کام کا کرنا خدا کیطرف سے ضروری ہو اور نکرنے والے پر بہت بڑا گناہ ہے ۔
مستحق	زکوٰۃ لینے والا یعنی جو شخص اس لایق ہو کہ اوسکو کوئی زکوٰۃ دے ۔
حرام	ناجائز و نادرست یعنی جس کام کے کرنے سے بڑا گناہ عائد ہوتا ہے ۔
عاقل	جو مجنون یعنے دیوانہ ۔
فاترالعقل	جسکی عقل مین فتور ہو مگر جنون کی حدتک نہ پہونچی ۔
بالغ	جوان یعنی پورے پندرہ برس کا ۔
نصاب	شرع کے مقرر کئے ہوئے مال کے وہ حد کہ جب مال اس حد تک پہونچے تو زکوٰۃ واجب ہو ورنہ نہین ۔
نصاب نامی	جو نصاب سال بسال بڑھتی و زیادہ ہوتی رہی جیسے مال تجارت ۔
نصاب غیر نامی	جو نصاب سال بسال بڑھے نہین جیسے گھر رکھا ہوا یا استعمال کا مال ۔
حُر	جو کسی کا غلام نہو ۔
مخلوط	ملا ہوا ۔
سال	چاند کے بارہ مہینہ یعنے ۳۵۴ روز ۔
مالک نصاب	جسکے پاس نصاب کے قدر مال ہو ۔
امام	جسکو مسلمانونکی جان و مال پر اختیار حاصل ہو ۔
باغی	جو مسلمان امام کا حکم نمانے اور بابت امامت کی اوس سے عداوت رکھے

معانی	الفاظ
مال جو اوسکے مالک کے قبضہ مین ہو یا ہو اوسکا قرضہ کسی کے ذمہ ہو یا ادر طرحپر۔	دین
جمع دین کے۔	دیون
قرضہ۔	مطالبہ
جسکا قرضہ کسی کے ذمہ ہو۔	داین قرضخواہ
جسکے ذمہ کسی کا قرضہ ہو۔	مدیون قرضدار
کسی شی کا ایک وقت معین۔	میعاد
شرع کا حاکم۔	قاضی
تیسرے شخص کا مدیونکی طرف سے داین کا اسطرح قرضہ کے بابت اطمینان کر دینا کہ اگر مدیون مذکور قرضہ مذکور ادا نکریگا یا نکرسکے گا تو وہ تیسرا شخص ادا کریگا۔	ضمانت کفالت
دین کے بابت مدیونکی طرف سے داین کا اطمینان کر دینے والا۔	ضامن یا کفیل
نکاح کیوقت جو نقد یا مال عورت کو مرد نکاح کرنیوالا دیدے یا دینے کا وعدہ قریب یا بعید کرے۔	مہر
مہر جو فوراً عند الطلب ادا کیا جاوے۔	معجل
جو مہر نکاح ٹوٹنے کیوقت یا بعد اسکے یعنی طلاق یا تفریق یا احد الزوجین [illegible]	مہر معجل

الفاظ	معانی
طلاق	شوہر کا اپنے جورو کو چھوڑ دینا۔
تفریق	حاکم شرع کا شوہر سے جورو کو چھوڑا دینا
وفات	مر جانا۔
زوج	شوہر
زوجہ	جورو۔
احد الزوجین	زوج و زوجہ ان دونوں میں سے ایک۔
نفقہ	خرچہ، روزمرہ
حاجت اصلی حوائج ضروری	جتنا چیزوں سے انسان اپنا نقصان یعنی ضرر دفع کرے یا کر سکے۔
حرفہ	پیشہ۔
آلات حرفہ	پیشہ کے اوزار۔
اہل حرفہ	پیشہ والا شخص۔
مکاتب	جس غلام کو مالک کہدے یا لکھدے کہ تو اپنا دام کما کر بھر دے تو تو آزاد ہے۔
بدل کتابت	اپنا دام جو غلام کما کر مالک کو بھر دے۔
امۃ	لونڈی۔
ام ولد	جس لونڈی کی پیٹ سے مالک کا جا لڑکا پیدا ہو۔

الفاظ	معانی
مدبر	جس غلام کو مالک کہدے کہ میری وفات کے بعد تو آزاد ہے ۔
ماذون	جس غلام کو اوسکے مالک نے اجازت تجارت کی دی ہو ۔
شی مرہون وسی مکفول	رہن یعنی گروی ہوئے چیز ۔
راہن	گرو کرنے والا یعنی جسنے کوئی چیز کسی کے پاس گرو رکھی ہو ۔
مرتہن	گرو رکھہ لینے والا یعنے جسکے پاس کسی کی کوئی چیز گرو ہو ۔
مال تجارت	سوداگری کا مال یعنے جس مال کی خرید فروخت کیجاوے ۔
سائمہ	چرای کا جانور جو گہر باندہکر یا مول کا دانہ گہاس نہ کہلایا جاوے ۔
سوم	چرائی ۔
اعلے	بڑے سے بڑے درجہ کا ۔
ادنے	کم سے کم درجہ کا ۔
اوسط	درمیان کے درجہ کا یعنے اعلے سے کم وادنی سے زیادہ ۔

الفاظ	معانی
مال	قیمت یا قیمت والی چیز۔
ثمن۔	جو سب چیز کی قیمت ہو جیسے سونا چاندی روپیہ اشرفی درہم دینار
ثمنین حجرین	سونا چاندی۔
خراج	جو روپیہ زمین کی اجرت سالانہ مین جو جوتنے بونیکے واسطے لیگئی ہو عامل کو دیا جاوے۔
زمین خراجی	خراج والی زمین یعنے جس زمین پر خراج مقرر ہو۔
عشر	زمین کے پیداوار کا دہ یکے یعنی دسوان حصہ۔
زمین عشری	جس زمین پر عشر مقرر ہو۔
صدقہ	جو خیرات دیجاوے فرض ہو یا نفل۔
صدقہ فطر	عید کے روز جو یا گیہون یا خرما جو مطابق مقرر کئے ہوئے شرع کے دیا جاوے۔
کفارہ	جس چیز یا نقد کا کسی گناہ شرعی کے عیوض دیا جانا بطور تاوان کے شرع مین مقرر ہو۔
ہبہ	کسی کو کوئی چیز بلا قیمت دیڈالنا۔
واہب	کسیکو کوئی چیز بلا قیمت دیڈالنے والا۔
موہوب لہ	جسکو کوئی شخص کوئی چیز بلا قیمت دیڈالے جاوے
وراثت	کسی متوفی کی مال سے اسکی قرابتی کو حصہ شرعی معینہ یا غیر معینہ ملنے کا حق

الفاظ	معانی
مورث	متوفی جسکے قرابتمند ونکو اوسکی مال سے بحکم شرع تقسیم ہون
وارث	متوفی کا قرابتمند جو اوسکے مال سے بحکم شرع حصہ معینہ یا غیر معینہ پاوے۔
مویشی	جانور چارپائے۔
مال ضمار	جس مال مین مالک کی ملکیت باقی ہو لیکن وہ اوس مال سے فائدہ اوٹھا نہ سکتا ہو۔
مقر	جسکو کسی چیز سے اقرار ہو انکار نہو۔
منکر	جسکو کسی چیز سے انکار ہو اقرار نہو۔
وکیل	جسکو کوئی شخص اپنی طرف سے کسی کام کے انجام دینے کو مقرر کر دے۔
موکل	جسنے دوسرے کسی شخص کو اپنے طرف سے کسی کام کرنیکو مقرر کر دیا ہو۔
ذمی	کافر مطیع الاسلام جسکو اسلام سے لڑائی وعداوت نہو۔
حربی	کافر جسکو اسلام سے لڑائی اور عداوت ہو۔
نذر	کسی کام کے لئے تعمیل جو کسی کام کے ہونے یا نہونے پر موقوف رکھی جاوے جیسے کوئی کہے کہ میرا فلان کام ہو جائیگا تو دس روزے رکھونگا۔

الفاظ	معانی
مال حلال	مال جائز جو طریق جائز سے کمایا جاوے ۔
مال حرام	مال جو طریق ناجائز سے حاصل کیا جاوے ۔
مال ظاہر	جو مال چھپتا نہین مثلا سوائم
مال باطن	جو مال چھپ سکتا ہی جیسے نقد و مال تجارت ۔
مال غصب	جو مال چھین کرلیا جاوے ۔
تغلبی بنی تغلب	عرب کے نصاریٰ کی قوم مابین جنکے اور اسلام کے یہ صلح ہوئی تھی کہ اونکی عورتون سے بھی اوتنی ہی زکوۃ لیجاوے جتنی اونکے مردونسے یعنی مال کے دسوین حصہ کا آدہا یعنی بیسوان حصہ اونکے لڑکون کے مال مین زکوۃ نہین کیونکہ اونکے مال سے عشر لیا جاتا ہے مسلمانون کے لڑکون سے دونا ۔
درم	چاندی کا سکہ تول مین ۵۰ جو بھر جسکے ۳ ماشہ اور ۱ رتی اور ۱/۵ یا پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے ۔
دینار	سونے کا سکہ تول مین سو جو بھر یعنے ۴ ماشہ و ۴ رتی ۔
مثقال	۱۰۰ جو بھر یعنے ۴ ماشہ ۔
غش	کھوٹ ناہی سونے یا چاندی کے یعنی سونا یا چاندی مین اور کسی چیز کا میل جس سے سونا یا چاندی کھوٹی ہو جائے ۔
خالص	سونا یا چاندی بے میل ۔
فقیر	جنکے پاس تھوڑا مال ہو یعنی نصاب نامی سے کم و عیز نامی سے کم یا برابر

الفاظ	معانی
مسکین	جسکے پاس تہوڑا مال بھی نہو۔
غنی	جسکے پاس نصاب نامی یازائد ہو۔
عامل } ساعی	جو قبائل مین صدقہ وصول کرتا ہو۔
دار الحرب	کفار یعنی اسلام کے دشمنونکا ملک۔
دار الاسلام	مسلمانونکا ملک۔
فارغ	زائد۔
نفل	جو کام فرض واجب نہین مگر اسکے کرنے مین ثواب ہو نکرنیمین عذاب نہین۔
شیخین	امام ابوحنیفہ صاحب و امام ابویوسف صاحب۔
صاحبین	امام ابویوسف صاحب و امام محمد صاحب۔
اصول	وہ لوگ جنسے کوئی اولاد پیدا ہوئے ہو جیسے مان باپ دادا دادی نانا نانی۔
فروع	جو لوگ دوسرون سے پیدا ہوئے ہون مثلاً بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی۔
معاوضہ	عوض و بدلا کسی مال کا یعنی قیمت یا دوسرا مال۔
عفو	دو نصابون کے درمیان کا مال۔

معانی	الفاظ
لین دین کا معاملہ یعنی ایک چیز دینا اوسکے عوض دوسری چیز لینا۔	عقد معاوضہ
وہ مال جو اپنے شوہر کو طلاق لینے کو دیوے۔	بدل خلع
عورت کا شوہر سے کچھہ دیکر طلاق لینا۔	خلع
جان سے مار ڈالنا۔	قتل
کسی کو جانسے مار ڈالنے والا۔	قاتل
جسکو کوئی جانسے مار ڈالے۔	مقتول
مقتول کے خونکے بدلے اوسکے قاتل کا بحکم شرع جانسے مار ڈالا جانا۔	قصاص
غلہ وغیرہ جو زمین سے پیدا ہو۔	پیداوار
جو دوسری چیز سے زائد ہو۔	غالب
دو شریکونکا مال جو دونوں ملکر نصاب ہو اور جدا جدا نصاب نہو۔	نصاب مشترک
مالک غلام آزاد کرنے والا۔	معتق
غلام کا آزاد نہین کرنے والا۔	غیر معتق
جس لفظ سے اوسکی اصلی معنی چھوڑکر دوسری معنی ارادہ کیجاوین۔	مجاز
ہاشم کے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھی پشت کے دادا تھے) اولاد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتمند ان کیجدی۔	بنی ہاشم

الفاظ	معانی
مستعار	مانگی ہوئی چیز —
ساکت	جس غلام کا مالک چپ رہا ہو یعنی اوسنے غلام کو آزاد نکیا —

دوسری فصل زکوٰۃ کی فرض ہونیکا بیان

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ تعالی جلشانہٗ نے مسلمانون پر فرض کیا ہی قرآن شریف مین
فرمایا واتوا الزکوٰۃ یعنی اور تم سب لوگ زکوٰۃ ادا کرو پھر اور بہت سی آیتون مین
اوسکے ادا کرنیکی تاکید فرمائی —

حدیث شریف مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادوا زکوٰۃ
اموالکم تم سب لوگ اپنے مالون کی زکوٰۃ ادا کرو اور بہت سی حدیثین
اوسکی ادا کی تاکید مین وارد ہین —

اجماع امت بہی اوسکے فرض ہونے پر منعقد ہوا ہی —
کیونکہ زکوٰۃ چار ارکان عظیم الشان اسلام مین سے ایک رکن اعظم اور
جلیل القدر ہی —
جسپر زکوٰۃ واجب ہو ادا نکرے تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوگا اور اگر انکار کرے
اور اوسپر اصرار کرے تو کافر ہو جاویگا —
مسلمانونکو لازم ہی کہ زکوٰۃ فرض ہونیکے شرائط و اسباب و دیگر احکام جو اس
رسالہ مین جمع و تالیف کردیے گئے معلوم و تعمیل کرین تاکہ قیامت کو حضرت
احکم الحاکمین و اسرع الحاسبین کے حضور شرمسار و مورد عتاب
روز شمار نہون —

پہلا باب شرائط فرضیت زکوٰۃ متعلق ذات مالک نصاب

واضح ہو کہ زکوٰۃ کے واجب ہونیکی پانچ شرطین ہین جس شخص مین وہ شرطین ہونگی زکوٰۃ واجب ہوگی اور جس شخص مین وہ شرطین نہین زکوٰۃ واجب نہین -

۱	مالک نصاب کا عاقل ہونا -
۲	اوسکا بالغ ہونا -
۳	اوسکا حُر ہونا -
۴	اوسکا مسلمان ہونا -
۵	اوسکا یہ جاننا یا جان سکنا کہ اوسپر زکوٰۃ واجب ہے -
مسئلہ	مجنون پر جو عاقل نہین زکوٰۃ فرض نہین ہے -
مسئلہ	نابالغ بچے پر جو بالغ یعنی جوان نہین ہے زکوٰۃ فرض نہین
مسئلہ	غلام و لونڈی پر جو حر نہین زکوٰۃ فرض نہین ہے چاہین مکاتب ہون یا مدبر یا ام ولد ماذون یا غیر ماذون -
مسئلہ	کافرون پر زکوٰۃ فرض نہین جبتک مسلمان نہون -
مسئلہ	اگر کوئی مسلمان دارالاسلام کا رہنے والا احکام شرع سے ناواقف یہ نجانتا ہو کہ اوسپر کون کون اعمال فرض ہین یا یہ نجانتا ہو کہ اوسپر زکوٰۃ فرض ہے یا نہین تو یہ نجاننا اوسکے زکوٰۃ نہ دینے کیواسطے شرعًا عذر قابل قبول نہین ہے اور اس نجاننے سے زکوٰۃ فرض ہونا اوس سے جاتا نہ رہیگا اسواسطے کہ اگرچہ وہ اس امر کو جانتا نہین ہے مگر جان سکتا ہے کسی مسلمان واقف

یا عالم سے دریافت کرسکے جو اوسکی واسطے باسانی ممکن ہے ہزارون جاننے والے اوسکو میسر ہو سکتی جنسے وہ باطمینان کافی پوچھہ سکتا ہے البتہ اگر کوئی کافر دارالحرب مین مسلمان ہوا اور بعد اسکے چند سال اوسکا وہین رہنے کا اتفاق ہو تو اوسکو زکواۃ فرض ہونیکا حال معلوم نہوگا اور نہ اوسکے معلوم ہونے کا اوسکے واسطے کوئی ذریعہ آسان ہے امور شرعی کا وہان چرچا نہین کوئی وہان واقفکار مسلمان نہین جس سے وہ دریافت کرسکے اوسپر زکواۃ فرض نہین لیکن اگر اوسکو بھی اوسجگہ کسی جہت سے زکواۃ کے فرض ہونیکا حکم معلوم ہو جائے تو اوسپر بھی زکواۃ فرض ہو جائیگی۔

دوسرا باب زکواۃ فرض ہونیکے شرائط متعلق بمال

مالمین زکواۃ فرض ہونیکے واسطے سات شرطین ہین۔

۱ ہر قسم کا مال اوسکے نصاب کی قدر ہو یعنی نصاب سے کم نہو۔

۲ وہ مال نصاب کا پورا سال بھر مالک کی ملکیت مین رہے۔

۳ وہ مال یا تو نقد یعنی ثمن ہو جیسے چاندی سونا روپیہ اشرفی درم دینار واگر وہ مال مویشی ہون تو جنگل مین بے دام کی چرای چرین یعنی اوس چرای کا دام یا محصول کسی سے لیا نہ جاتا ہو اور اون مویشی کے خوراک اوسی چرائی سے ہوتی ہو نہ تو گھر باندھکر کھلائی جاتے ہون ورنہ مولکی چیز ادنکو کھلائی جاتی ہو واگر اور قسم کا مال ہو تو اوسمین تجارت کے نیت کر لیگئی ہو۔

واضح ہو کہ جس مالمین تینون شرائط ہون گے اوسمین زکواۃ واجب ہوگی۔

تیسرا باب زکواۃ فرض ہونے کا سبب

زکواۃ فرض ہونیکا سبب ایک ہی وہ یہکہ مالک نصاب ایسے مال نصاب کا پورے سال بہر پورا مالک ہے جو نامی ہوا اوس مالک کے حاجت اصلی اور اوسکے ذمہ کے اوس قرض سے بہی زائد ہو جسکا تقاضا انسانکی طرف سے ہوتا ہے۔

مسئلہ غلام کے پاس مال اگرچہ نصاب بہی ہو اوسپر زکواۃ فرض نہین ہی اسواسطے کہ وہ اوس مال کا مالک نہین اوسکے مال کا مالک اوسکا آقا ہے جسکا وہ غلام ہے۔

مسئلہ مکاتب اپنے مال کا اگرچہ مالک ہے مگر پورا مالک نہین ہی بلکہ اوسکے مال مین اوسکے مالک کی ملکیت رہتی ہے جبتک وہ بدل کتابت ادا نکرے اور آزاد نہو جائے اسیواسطے مکاتب پر آزاد ہونیکے وقت تک زکواۃ فرض نہین ہی۔

مسئلہ مسکین پر جسکے پاس بالکل مال نہو زکواۃ فرض نہین۔

مسئلہ فقیر پر جسکے پاس مال تو ہے لیکن پورا نصاب نہین یا اگر نصاب ہے لیکن نصاب نامی نہین و مویشی چرائی گئے بہی نہین زکواۃ فرض نہین ہی۔

مسئلہ اگر کسی کو کچھ مال حاصل ہو جو نصاب ہو اور نامی بہی ہو اور دو چار یا چھہ مہینہ یا سال سے ایک بہی دن کم گذرا تہا کہ وہ مال ضایع ہو گیا تو زکواۃ واجب نہین کیونکہ اوس مال پر پورا سال نہین گذرا۔

مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس مال بقدر نصاب نامی ہو اور سال بہی پورا اوسپر گذر جائے لیکن وہ مال اوسکی حاجت اصلی سے زائد نہو تو بہی زکواۃ واجب نہین ہی۔

تشریح

جاڑی گرمی سے کپڑون سے جاڑے گرمی کی تکلیف دفع ہوتی ہو سکونت
کی گہر سے لوہر ٹھکانے ناسے بہر لکی و اسباب و سامان بے قید
رہنے کی تکلیف دفع ہوتی ہو سواری کے جانور سے پیادہ پا چلنے کی تکلیف
دفع ہوتی ہو یہ چیزین و سیوا اسکے اور چیزین جنسے ضرر و نقصان
دفع ہوتا ہو وہی حاجت اصلی کے چیزین کہی جاتی ہین ادمین زکوٰۃ
واجب نہین ہوتی ہو -

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ ایسا قرضہ ہو جسکا تقاضا انسان کے
طرف سے ہوتا ہو اور اوسکی پاس نقد یا مال وسی قرضہ کے قدر ہو
یا اوس سے کم تو اوسپر بہی زکوٰۃ واجب نہین چاہیے وہ قرضہ خدا کا
ہو جیسے زکوٰۃ یا انسان کا میعادی یا بےمیعادی مع کفالت
یا بلا کفالت -

تشریح

مہر زوجہ کا قرضہ انسان ہو جسکا تقاضہ بہی انسان کی طرف سے
ہوتا ہے و علی ہذا القیاس محصول چونگی جو مال پر سرکار گورنمنٹ انگریز
یا دیگر والیان ملک کیطرف سے لیا جاتا ہو یا انکم ٹیکس جو ٹیکس آمدنی پر
مقرر ہے یا محصولات دیگر قرضہ انسان ہو جسکا متقاضی بہی انسان ہی
و زکوٰۃ اگرچہ خدا کا قرضہ ہے مگر تقاضا اوسکا انسانکی طرف سے
ہوتا ہو یعنی امام کیطرف سے -

تشریح

سابق مین زکوٰۃ کا امام کیطرف سے تقاضا ہوکر وصول کیجاتے تھے لیکن حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیوقت مین نقدین یعنی سونے چاندی کے زکوٰۃ نکالنا خود مالکون کے سپرد کردیا گیا تاکہ حکام ظالم کے دست درازی سے محفوظ رہین اوسوقت سے اگرچہ زکوٰۃ کا تقاضا بندہ خدا کیطرف سے نہین ہوتا ہے لیکن حکم شرع اصلی امر یہی اگرچہ لبدازان وہ جاتا رہا۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ قرضہ قسم مذکور کا ہو اور اوسکے پاس مال اوس قرضہ سے زیادہ ہو تو پہلے اوس مال سے قرضہ مذکور کے قدر منہا کرکے باقی مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر مالک نصاب کے پاس کسی قسم کے نصاب ہو تو قرضہ پہلے اوس قسم کے مال نصاب سے منہا کیا جائے جس قسم سے منہا کرنے مین آسانی ہو۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس روپیہ اشرفی و مال تجارت و مویشی ہون اور ہر ایک ویسی سے نصاب ہو تو قرضہ پہلے روپیہ اشرفی سے منہا کیا جاوے بعدہ مال تجارت سے بعدہ مویشی سے پھر جو کچھ مال باقی رہجاوے اوسپر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر نصاب ہو۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس ایک ہی قسم کا مال کئے جنس کا ہو مثلاً کسی کے

پاس صرف جانور ہون مگر کئی جنس کے ہون ہر ایک جنس نصاب ہو تو قرض پہلی اوس جنس کے نصاب سے منہا ہو گا جسکی زکوٰۃ کمتر ہو مثلاً کسی کے پاس چالیس بکریان و ۳۰ گائے و پانچ اونٹ ہون تو قرض پہلے بکریون سے منہا ہو گا یا اونٹون سے اسواسطے کہ ۴۰ بکریون کے نصاب مین و علیٰ ہذا القیاس پانچ اونٹون کے نصاب مین زکوٰۃ صرف ایک بکری ہے جو کم قیمت ہے بہ نسبت زکوٰۃ ۳۰ گائے کے جو بچھیرا ایک سالہ ہے۔
واضح ہو کہ یہ تفریق اوسوقت ہے جبکہ تفیقہ یعنی والا موجود ہو ورنہ تو جس مین سے چاہے قرضہ منہا کرے اور جسمین سے چاہے زکوٰۃ دے۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ ایسا قرض ہو جسکا تقاضا انسان کیطرف سے نہین ہوتا ہے جیسے حج یا کفارہ یا نذر جسکا تقاضا کوئی انسان نہین کرتا ہے اور اوسکے پاس مال نصاب ایسے قرضہ کے برابر یا اوس سے کم ہو تو زکوٰۃ اوسکے ذمہ سے ساقط نہو گی یعنی زکوٰۃ واجب ہونیکے واسطے نصاب کا فارغ ہونا ایسے قرضہ سے شرط نہین ہے۔

چوتھا باب کس مال مین اور کن اشخاص پر زکوٰۃ نہین

مسئلہ لونڈی غلام پر اگرچہ مکاتب ہون یا مدبر یا ماذون یا ام ولد و نابالغ و مجنون پر و ناواقف فرضیت زکوٰۃ پر و مسکین و فقیر پر زکوٰۃ واجب نہین اور اوسپر بھی زکوٰۃ واجب نہین جسکا مال سال گذرنے سے پہلی ضایع ہو گیا ہو اور یہ مذکور ہو چکا ہے۔
مسئلہ اوس قرضدار پر بھی زکوٰۃ نہین ہے جسکی قرضہ کا تقاضا انسان کیطرف سے ہوتا ہے اگر اوسکے پاس مال قرضہ کے برابر یا اوس سے

کم ہو اور اگر زیادہ ہو تو اوسی صورت مین اوسپر زکوٰۃ نہین ہے جب
بعد منہا کرنے اوس قرضہ کے باقی نصاب سے کم رہجاوے ۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس ۲۰۰ درم تھے اور ایک سال پہلے کے زکوٰۃ اوس نے
اوس مال کی ادا نہین کی تو اوسکے ذمہ یہ قرضہ ہے اور اگرچہ یہ قرضہ
خدا کا ہے لیکن اوسکا تقاضی انسان ہے یعنی امام توجب وہ قرضہ اوس
۲۰۰ درم سے منہا کردیا جاوے تو ۱۹۵ درم باقی رہجاوینگے جو نصاب سے
کم ہے لہذا اوس ۲۰۰ درم پر اس سال زکوٰۃ واجب نہین اسواسطے
کہ اس سال گویا کہ اوسکے پاس ۲۰۰ درم موجود نہین صرف ۱۹۵ درم ہین
جو نصاب سے کم ہین اور پانچ درم اوس ۲۰۰ درم مین خدا کے قرضہ کا
ہے وہ اسکا نہین ہے

مسئلہ اگر کسی کے پاس اتنا ہی روپیہ ہو جو اوسکے سال بھر کے خرچ
روزمرہ کیواسطے کافی ہو اور کچھہ بچ نہ رہے تو ہرچند وہ کتنا ہی ہو اوسپر
زکوٰۃ واجب نہین ہے

مسئلہ رہنے کے مکانون و لڑائیکے ہتہیارون جاڑے گرمی کے کپڑون
و سواری کے جانورون مین زکوٰۃ نہین ہے ۔

مسئلہ اہل حرفہ کے اون آلات حرفہ مین زکوٰۃ واجب نہین جو
بعد کام کرنے کے جیسے کے تیسے رہجاوین مثلاً بڑھی کا بسولا و آرا و سوہان
وغیرہ اور اون آلات مین جو بعد کام کرنے کے باقی نہین رہتے
جیسے دہوبی کے کپڑا دہونیکا صابون واجب ہے ۔

مسئلہ مال نصاب سے کم اور مال عفو مین زکوٰۃ واجب نہین
مسئلہ مال ضمار مین زکوٰۃ واجب نہین —

تمثیل الف

جو مال کم ہو گئی برس کے بعد ملا ہو اوسمین ایام گمشدگی کے بابت زکوٰۃ نہین ہے اور اسی طرح اوس مال مین بہی زکوٰۃ نہین جو دریا مین گر گیا ہو وکئی برس کے بعد نکلا ہو —

تمثیل ب

اوس مال پر زکوٰۃ نہین ہے جو چہین کر لیا گیا اور اوسکی چہیننے پر گواہ نہون اور اگر گواہ ہون اور اونکی گواہی کے سبب سے وہ مال مالک کو ملجاوے تو بہی جتنے روز مالک کا اوسپر قبضہ نہین رہا اتنے دنونکے اوسپر زکوٰۃ نہین ہے —

تمثیل ج

چہینے ہوئی جانورمین زکوٰۃ نہین ہے اگرچہ چہیننے والا مقر ہو —

تمثیل د

اوس مال پر بہی زکوٰۃ نہین جو جنگل مین گاڑا ہو اور گاڑنیکی جگہ بہول گئی ہو اور بعد کئی برس کے یاد آگئی ہو —

تمثیل ہ

اوس مال مین بہی زکوٰۃ نہین ہی جو ایسے شخص کے پاس امانت ہو جسکو مالک پہچانتا نہو ۔

تمثیل و

اوس مال مین زکوٰۃ نہین ہی جو کسی کو قرض دیا گیا ہو اور قرضدار نے قاضی کے سامنے حلف کرنے سے انکار کیا ہو اور مالک مال کے پاس گواہ نہون بعد ازان اوسکے پاس ایسے شخص ہون کہ گواہ موجود ہو جاوین کہ قرضدار نے بعد انکار کے بہت لوگون کے سامنے اپنے ذمہ اوس قرضہ کے واجب الادا ہونے کا اقرار کیا تو اس صورت مین صرف اوسوقت سے زکوٰۃ واجب ہوگی ۔

تمثیل ز

اوس مال پر بہی زکوٰۃ نہین ہی جو ظلم سے بطور تاوان کے مالک سے لے لیا گیا ہو پہر بعد چند سال کے اوسکو ملجاے ۔

مسئلہ اگر کسی کے ذمہ مالک کا قرضہ ہو جو منکر ہو تو بقول امام محمد صاحب اگرچہ مالک کے پاس اوسکی گواہی ہو یا قاضی خود اوس قرضہ کو جانتا ہو پہر وہ قرضہ بعد چند سال کے مالک کو وصول ہو جاوے ایام غیر وصول کے زکوٰۃ واجب نہین اور اسی پر فتوےٰ ہے ۔

مسئلہ سوائے چاندی سونے روپیہ اشرفی درم و دینار کے اور مال مین اگر بوقت خرید یا بوقت منعقد ہونے دیگر عقد معاوضہ کے اگر نیت تجارت کی نہ کیجا وے یا کیجا وے لیکن سال بھر وہ نیت قایم نرہی یا کوئی مال بلا معاوضہ ملجاوے بذریعہ ہبہ یا وصیت یا وراثت کے اور اوسمین بوقت ملنے کے تجارت کی نیت کیجا وے یا نہ کیجا وے یا بعد تکمیل ہوجانے خرید یا دیگر عقد معاوضہ کے یا درمیان سال مین نیت تجارت کیجا وے تو زکوٰۃ واجب نہوگی۔

تمثیل الف

اگر غلام بہ نیت تجارت خرید اجاوے اور قبل گذرنے سال کے اوس سے اوس خدمت لینے کی نیت کرلیجا وے اوسمین زکوٰۃ واجب نہین۔

تمثیل ب

اگر کوئی مال استعمال کیواسطے خرید اجاوے اور درمیان سال مین زوجہ کے مہر مین دیدیا جاوے یا قاتل مقتول کے وارثون سے وہ مال بیکر خون کے مقدمہ مین صلح کرلے یا اوس مال تجارت کے مالک عورت ہو اور بدل خلع مین وہ مال شوہر کو دیدے تو اوسمین زکوٰۃ نہین ہے۔

تمثیل ج

اگر کسیکو مال وراثت یا وصیت یا ہبہ کے ذریعہ سے ملا ہو اوسمین اگرچہ تجارت کی نیت بھی کرلی ہو تو بھی زکوٰۃ نہین ہے۔

مسئلہ موتیون اور جواہرات مین زکوٰۃ نہین ہے۔

مسئلہ جس چیز پر ایک مطالبہ شرعی عاید ہوا وس پر زکواۃ واجب نہین

تمثیل الف

اگر کوئی زمین عشری جو جوتی بوئے اوسکے پیداوار مین اگرچہ تجارت کی نیت کرلی ہو زکواۃ واجب نہین ہے۔

تمثیل ب

اگر کوئی شخص زمین خراجی مول لیوے بہ نیت تجارت اور نہ بووے توبہی زکواۃ واجب نہین کیونکہ زمین خراجی کسی حالمین خراج سے بری نہین جوتی بوئی جاوے یا نہین اور اوسمین کچھہ پیدا ہو یا نہین۔

تمثیل ج

اگر کوئی غلہ بیج کا بہ نیت تجارت مول لے پہر اوسکو زمین عشری یا خراجی مین بووے اوسمین زکواۃ واجب نہین۔

مسئلہ مویشی اگر دودہ پینے یا نسل بڑہانے کو یا بغرض محض پرورش لئی جاوین و نیت تجارت کی نہ کیجاوے پہر وہ مویشی اگر بیدام کے چرائے چرائے نہ جاوین تو اونپر زکواۃ واجب نہین۔

مسئلہ اگر مویشی بیدام کے چرائے چرائے جاوین یا ایسے جنگل چرائی جاوین جس کا دام لگتا ہے یا بیدام کے چرائے بہی چرین اور دام کی بہی یا بیدام کے چرائی چرین مگر سال کا کمتر حصہ توبہی زکواۃ واجب نہین۔

تمثیل الف

اگر پورے چھ مہینے یا زیادہ مویشی گھر باندھ کر کھلائی جاوین تو زکواۃ واجب نہین۔

تمثیل ب

اگر مویشی بہ نیت تجارت خریدی جاوین پھر بعد چندے دودھ پینے یا نسل بڑھانے
کیواسطے مخصوص کیجاوین اور بیدام کی چرائی چرین اور صرف اوسی چرائی پر کفایت
کیجاوے یعنے باندھ کر کھلائی نجاوین تو اوس سال کی زکواۃ واجب نہین اسواسطے
کہ نیت تجارت کی سال بھر پورے قایم نہین رہے اور سال کی درمیان مین بیدام کے
چرائے گئے۔ اور خریدکیگئی سال پورا ہونے کے وقت تک چرائی کا سال پورا
نہین ہوا جس وقت سال ابتدائی تاریخ چرائی سے پورا ہوجائیگا اوس وقت
البتہ زکواۃ واجب ہوگی۔

تمثیل ج

اگر چرائی کی مویشی اندر سال سے بیچڈالی گئی اگرچہ انقضای سال کے ایکدن ہی پہلے
یا مویشیان ہم جنس یا غیر جنس سے بدل ڈالے گئی یا بعوض مال تجارت کے بدلے
گئے اور اوسکے پاس نقد روپیہ کچھہ بھی نہین ہے تو زکواۃ واجب نہین الا اوسکے
معاوضہ پر زکواۃ کا سال تاریخ بدلنے سے نئے سر سے شروع ہوگا۔

مسئلہ مویشیان وقف اور اون مویشیان مین جو فی سبیل اللہ
دی گئی ہون زکواۃ نہین ہے۔

مسئلہ اندہے اور لنگڑے مویشیون مین زکواۃ واجب نہین۔

مسئلہ گہوڑون اور خچرون اور گدہو نمین اگرچہ بیدام کی چرائی چرتے ہون زکوٰۃ واجب نہین ۔

مسئلہ کام کرنیوالی مواشیو نمین جیسے کہیتی یا کولہو کے بیل زکوٰۃ نہین ۔

مسئلہ اون مواشیو نمین زکوٰۃ نہین جو گہر باندہکر کہلائی جاوین بشرطیکہ بہ نیت تجارت خریدی نگئی ہون ۔

مسئلہ بیدام کے چرائی جانورونکی صرف بچو نمین زکوٰۃ نہین الا اگر اونکی ساتھ بڑے بہی ہون تو زکوٰۃ واجب ہی ۔

تمثیل

اگر بیدام چرای کے جانور سب مرجاوین صرف اونکی بچے رہجا دین تو اونمین زکوٰۃ نہین ہے

مسئلہ ہر قسم اور ہر جنس کے نصاب مین بقدر عفو مین زکوٰۃ نہین ہی یعنی دو نصابونکی درمیان جیسا مال ہو اوسمین زکوٰۃ نہین مگر گای بیل بہ سے آگے ساٹھہ تک مین کہ اوسکا مسئلہ آئندہ بیان ہوگا ۔

مسئلہ اگر نصاب پر سال گذر کر زکوٰۃ اوسمین واجب ہو جائے بعدہ وہ مال ضائع ہو جائے تو اگرچہ مال موجود ہونیکے وقت زکوٰۃ طلب کرنیوالے سی مالک نے ادائے زکوٰۃ کا انکار بہی کیا ہو زکوٰۃ واجب نہین ہی بلکہ ساقط ہے ۔

مسئلہ اگر کسی کو مال قرض یا مستعار دیا گیا یا بالعوض دوسرے مال تجارت کے بدلا گیا پہر وہ گم ہو گیا تو وہ مال ایسا سمجہا جائیگا کہ ضائع ہو گیا اور اوسمین زکوٰۃ واجب نہوگی ۔

مسئلہ اگر مالک نصاب اپنی مال نصاب مین مال غصبی ایسا ملادے کہ تمیز جدا کرنا غیر ممکن ہو لیکن اوسکے پاس سوا اوس مال مخلوط کے اور اتنا مال نہین ہے

کہ اوسکی ادای دین کو کافی ہو تو زکوٰۃ مال مخلوط مین واجب نہین ۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس مال غصبی یا دیگر مال حرام ہو تو اوسپر بابت اوس مال کی زکوٰۃ واجب نہین ہی ۔

مسئلہ اگر کوئی غاصب مال غصبی کے زکوٰۃ دے تو درست نہین ہی بلکہ علاوہ اس ناجواری ادائے زکوٰۃ کے وہ غاصب کافر ہو جائیگا ۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال حرام سی فقیر کو بامید ثواب کے خیرات دے تو وہ کافر ہے اور اگر فقیر اوسکو حرام جانکر لیوے اور دینے والیکو دعا دے اور وہ آمین کہے تو وہ بہی کافر ہو جائیگا ۔

مسئلہ تغلب کے لڑکونکی مال مین زکوٰۃ نہین ہی ۔

مسئلہ اگر مالک نصاب جسپر زکوٰۃ واجب ہی مرجائے تو اوسکی ترکہ سی اگر وصیت نکر گیا ہو زکوٰۃ نہ لیجاویگی اگر اوسکا وارث کل مال سی زکوٰۃ نہ دیوے ۔

مسئلہ جس مالکی زکوٰۃ مشترک ہو درمیان دو یا زیادہ حصہ دارونکی اوسمین کسے شریک پر زکوٰۃ واجب نہین ۔

تمثیل

اگر ایک شخص اسی بکریونکا مالک ہی مگر اسی آدمیونکی شرکت مین یعنی ہر بکری مین وہ اوسکا آدھے کا حصہ دار ہی تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہین نہ تو اون اسی آدمیون پر جنمین سے ہر ایک آدہی بکری کا حصہ دار ہے اسواسطے کہ آدہی بکری نصاب نہین اور نہ اوس شخص پر جو اسی بکریونمین آدہی آدہی بکریونکا حصہ دار ہے اسواسطے کہ اگرچہ وہ سب حصے آدہے آدہے بکریون کے جمع کرنے سی چالیس ۴۰ بکریان ہوئین مگر ہر شریک کے حصے سی اوسکا حصہ جدا نہین ہو سکتا ہے اسوجہ سے اوسپر بہی زکوٰۃ نہین ہے

مسئلہ زید نے عمرو کو ہزار روپیہ ہبہ کر کے بعد سال کے پھیر لئے تو زید سے زکوٰۃ ساقط ہو گئی اور عمرو سے بھی زید سے تو اسوجہ سے کہ سال گذشتہ اوس نے وہ روپیہ ہبہ کر دیا وہ اوسکا مالک نہیں رہا اور عمرو سے اسوجہ سے کہ اوسکی پاس سے جاتا رہا

حیلہ

جس مال کی زکوٰۃ نہ دینا ہو اوسکے واسطے مسئلہ سابق سے یہ حیلہ پیدا ہوتا ہے کہ مالک نصاب اپنا مال سال گذرنے سے ایک روز پہلے اپنے بیٹے کو ہبہ کر دے و بعد گزرنے سال کے واپس لے تو دونوں سے زکوٰۃ ساقط ہے۔

مسئلہ ایسا حیلہ امام محمد صاحب کے نزدیک مکروہ ناپسند ہے۔

پانچواں باب کس مال میں اور کس اشخاص پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ اگر کوئی مال استعمال کیواسطے خرید اجاوے ہر چند اوسمین زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ بعد خرید کے تجارت کے نیت بھی کر لیجاوے لیکن اگر اوسکو بیچکر یا اوسکے عوض وہ مال لیا جاوے جسمین زکوٰۃ واجب ہے تو اوسمین زکوٰۃ واجب ہوگی

مسئلہ چاندی سونا درم دینار روپیہ اشرفی و بیدام کے چرائی والے مویشی مین ہر صورتمین زکوٰۃ واجب ہے تجارت کے اوسمین نیت کیجاوے یا نہیں اور چاہے انہین سے کوئی شئے مالک کو بذریعہ تجارت کے حاصل ہوئی ہو یا بذریعہ ہبہ یا وصیت یا وراثت وغیرہ لینے چاہے دام دیکر اوس نے پائے ہوں یا بیدام

مسئلہ جو مال تجارت کے سبب سے خرید اجاوے اوسپر زکوٰۃ واجب ہوگی

مسئلہ اگر کوئی مال کسیکو بذریعہ وراثت یا وصیت یا ہبہ کے ملا ہو اوسکو اگر نیت تجارت کے بیع کرے تو اوسمین زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص موتی یا جواہرات کو جسمین زکواۃ نہیں ہے بیچکر اوسکی معاوضہ مین تجارت کی نیت کریگا تو زر زکواۃ واجب ہوگی

مسئلہ اگر زمین عشری بہ نیت تجارت خریدی جاوے اور وہ زمین جوتی بوئی نجاوے تو زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بیج غلہ کا بہ نیت تجارت خرید کرے اور اوسکو اپنی زمین مملوکہ مین بوئے جسمین عشر یا خراج نہین ہے تو پیداوار مین زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ مویشی اگر بہ نیت تجارت خریدی جاوین تو اوسمین زکواۃ واجب ہوگی خواہ بیدام کی چرائی چرین چاہے دام کی یا گھر باندہ کر کھلائی جاوین۔

مسئلہ مویشی اگر تجارت کے سبب سے خریدی نجاوین بلکہ نسل لینے کو یا دودہ پینے کو یا محض پالنے کو بیدام کی چرائی چرائی جاوین تو اوس پر زکواۃ واجب ہوگی بشرطیکہ پورے سال بھر تک یا سال کا زیادہ حصہ یعنے چھہ مہینے سے زیادہ چرائی گئی ہون اور اوسی چرائی پر کفایت کیجاوے گھر باندہکر نہ کھلائی جاوین۔

مسئلہ اگر چرائی کے مویشی سال کے اندر اگرچہ سال سے ایک دن بھی کم ہو اسے ہم جنس یا غیر جنس سوائم یا مال تجارت سے بہ نیت تجارت اور بدلے پاس اسکے علاوہ نقد روپیہ بھی ہو بقدر نصاب کے تو قیمت سوائم اوس نقد روپیہ کے ساتھہ شامل کرکے زکواۃ دیجاویگی تاریخ بیچنے یا بدلنے سے نیا سال شروع نہوگا۔

مسئلہ اگر بعد گذرنے سال کے مال نصاب کچھہ ضایع ہو جائے اور کچھہ باقی رہے تو باقی پر زکواۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال نصاب کو سال گذرنے کے بعد دیدہ و دانستہ ضایع کردے تو ضایع کئے ہوے مال کی زکواۃ واجب ہے۔

مسئلہ مال تجارت یا بیدام کے چرائی والے مویشی کو مال غیر تجارت سے یا غیر سوائم سے

بدلا کرنا گویا اوس مالکو ضائع کرنا ہی پس اوس مال تجارتی یا سوائم پر بہی زکوٰۃ واجب ہوگی بطور تاوان کے ۔

مسئلہ جو مال تجارتی کسی سے چہین کر لیا ہو یا بوجہ ناجائز دیگر حاصل کیا ہو اوسپر زکوٰۃ نہین دینا چاہیے بلکہ وہ کل مال اپنے سے علیحدہ کرنا چاہین ۔

مسئلہ اگر کوئی شخص مال غصب کیا ہوا اپنے مال سے ایسا ملا دے کہ تمیز و جدا کرنا دونو کا غیر ممکن ہو تو کل مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک بشرطیکہ مالک نصاب کو اس کے پاس ہیں ال مخلوط کے سیوا اور اتنا مال ہو کہ اوسکی ادائے دین کیواسطے (اگر کچھہ ہو) کافی ہو ۔

مسئلہ مال مخلوط مذکور یا مال ضائع کیے ہوئے پر زکوٰۃ واجب ہونے کا جو حکم ہی دراصل وہ زکوٰۃ نہین ہی بلکہ زکوٰۃ کا تاوان ہی کیونکہ جو کوئی اپنے مال طیب کے ساتھ (جسپر زکوٰۃ واجب ہے) مال حرام ایسا ملا دے کہ تمیز و تفریق نہو سکے و علحدہ کرنا غیر ممکن ہو تو اوسنے گویا کہ مال طیب ضائع کر دیا کیونکہ تعداد صحیح اوسکی معلوم نہین ہو سکتی جسپر زکوٰۃ دیجاوے تو جب وہ مال ضائع کر دیا تو اوسکی زکوٰۃ (جو اللہ کا حق ہی) وہ بہی ضائع کر دیا لہذا اللہ تعالے کیطرف سے اوسپر اوس زکوٰۃ ضائع کی ہوئی کا تاوان عائد کیا گیا جو اوس کل مالکی زکوٰۃ سے زائد نہو ۔

مسئلہ اگر کوئی مالک جسپر زکوٰۃ واجب ہی وصیت کرکے مر جاوے یا اوسکے وارث کل مال سے زکوٰۃ ادا کرین تو وہ لینا جائز ہے ۔

مسئلہ پیشہ والونکے اوزارون مین جو بعد کام کرنے کے خود نہین باقی رہتے ہین بلکہ اونکا اثر باقی رہجاتا ہی زکوٰۃ واجب ہے ۔

مسئلہ اگر کسی کو شک ہو کہ اوسنے اپنے مال کی زکوٰۃ دی ہی یا نہین تو یہ سمجہنا چاہیے کہ نہین دی ہی اسوجہ سے احتیاطاً زکوٰۃ دینا چاہیے ۔

چھٹواں باب کس قسم نصاب میں کس قسم کی زکوٰۃ دینا چاہیے

مسئلہ اگر مال نصاب میں عین و دین دونوں ملے جلے ہوں تو زکوٰۃ میں عین دینا چاہیے۔
مسئلہ عین کی زکوٰۃ میں دین دینا درست نہیں اسیطرح دین کی زکوٰۃ میں بھی دین دینا درست نہیں الا جب کل دین ساقط کر دیا جاوے۔

تمثیل

زید مالک نصاب کا دوسو درم قرضہ عمرو کے ذمہ واجب الادا ہے جو محتاج ہے اسمین پانچ روپیہ زکوٰۃ کا ہوا اور زید نے اپنا بالکل قرضہ دوسو درم عمرو کے ذمہ سے ساقط کر دیا یعنی کل دوسو درم عمرو کو معاف کر دیا بس یہ معاف کر دینا بھی درست ہے اور زید کے ذمہ سے زکوٰۃ بھی ساقط ہو گی و اگر زید صرف پانچ روپیہ زکوٰۃ کا عمرو کے ذمہ سے ساقط کر دیتا اور باقی ۱۹۵ درم اوسکے ذمہ واجب الادا باقی رکھتا تو معاف کرنا درست ہو جاتا لیکن اوسکے ذمہ سے زکوٰۃ دوسو درم کے ساقط نہوتی زید کو پانچ روپیہ خیرات کرنے کا ثواب ہوتا لیکن زکوٰۃ ادا نہوتی زکوٰۃ میں پانچ درم پھر سے دینا پڑتا کیونکہ زکوٰۃ میں مستحق کو وہ مال دینا چاہیے جو اوسکو زیادہ نفع دیتا ہو اور اسمین کوئی شک نہیں ہے کہ عین بہ نسبت دین کے محتاجوں کو زیادہ نفع دیتا ہے۔

حیلہ

اگر زید کو منظور ہو کہ دین کی زکوٰۃ نقد ندے اپنے قرضہ ہی مین سے منہا کر دے
تو صورت مذکور مین پانچ درم نقد عمرو کو بہ نیت ادائے زکوٰۃ کے دے پہر وہ
درم اپنے دیئے ہوئے عمرو سے اپنے قرضہ مین لے لیوے -

مسئلہ مکان یا دوکان یا اراضی یا مویشی وغیرہ کا کرایہ جبتک واجب الادا
ذمہ کرایہ دار نہو اوسوقت تک مالک کی ملکیت اوس کرایہ مین نہین ہے جس
تاریخکو واجب الادا ہو جاوے اوسی تاریخ مالک کی ملکیت بہ نسبت اوسکے پیدا ہو جاتی
ہے پہر اگر وہ کرایہ وصول ہو جاوے تو وہ عین ہے نہین تو دین پہر نوع
وہ کرایہ تاریخ واجب الادا کو مالک کی ملکیت مین داخل ہو جاتا ہے اور جسطرح
عین و دین کی زکوٰۃ دینے کا قاعدہ ہے اوسی طرح اوسکی زکوٰۃ دیجاویگی -

تشریح

کرایہ مکان یا دوکان وغیرہ کا اگر ماہواری ہو تو مہینہ گذرنے کیوقت واجب الادا
ہوتا ہے اور اگر سالانہ ہو یا اراضی کا کرایہ ہو جسکو لگان کہتے ہین سال گذرنے پر
واجب الادا ہو جاتا ہے - اگر بطور قسطبندی موعود ہو تو قسط گذرنے کیوقت
واجب الادا ہوتا ہے بالجملہ کرایہ یا لگان وغیرہ کے ادا کرنے کا کرایہ دار یا اسامی سے
جسطرح اقرار ہو مطابق اوس اقرار کے واجب الادا ہوتا ہے قبل حاصل ہونے
ملکیت مالک کے یعنی قبل تاریخ واجب الادا کے اوسپر زکوٰۃ واجب نہین ہوتی ہے
زکوٰۃ کا سال کرایہ تاریخ واجب الادا سے شروع ہو جاتا ہے تاریخ تقرر کرایہ سے
نہین پہر اگر اوس تاریخ کو وصول ہو جاوے تو عین کی زکوٰۃ کیطرح دے اگر باقی
پڑتا جاوے تو دین کی زکوٰۃ کیطرح اونہین شرائط کے ساتھہ سال کا حساب
کر کے سال پورا ہونے پر اوسکی زکوٰۃ دیجاوے -

مسئلہ مال نصاب مین زکوٰۃ دینی کو اوسی مال کا ایک حصہ اوسقدر جو شرع نے
مقرر کردیا ہے یعنی چاندی سونے مین چالیسوان حصہ اور مویشیون مین جو اور
حصص یا اور چیز زکوٰۃ دینے کو شرع مین ٹہرائی گئی ہو اور جسکا مذکور آئندہ ہوگا
دینا چاہئے۔
مسئلہ اگر زکوٰۃ مین اوسکی قیمت دیجاوے تو اوس زر کے نرخ کے مطابق دیجاوے
جسدن زکوٰۃ واجب ہوئے یعنے جس روز سال پورا ہوا نہ اوس دن کے نرخ سے
جسدن زکوٰۃ یا قیمت اوسکی دیجاوے۔
مسئلہ زکوٰۃ مین قیمت دیجائیگی صورت مین قیمت اوس شہر کے نرخ سے
دیجاوے جس شہر مین مال ہو واگر جنگل مین مال ہو تو اوس شہر کے نرخ سے
جو اوس جنگل کے قریب ہو جہان ہے۔
مسئلہ اگر نصاب مین ہر طرحکا یعنی ہر درجہ کا مال ہو تو اوسط درجہ کا مال زکوٰۃ
مین دینا چاہئے و اگر کل مال اعلےٰ درجہ کا ہو تو زکوٰۃ مین اعلےٰ ہی درجہ کا
مال دینا لازم ہے۔
مسئلہ اگر نصاب مین اوس عمر کا جانور یا اوس صفت کا مال نہو جو واجب
یا ہو مگر دیا نجائے تو ادنے درجہ کا جانور یا مال دیا جاوے مع قیمت
جانور یا مال واجب کے یا اعلےٰ درجہ کا جانور دیا جاوے اور جانور یا مال واجب
کم قیمت کی کمی اوس مستحق سے جسکو زکوٰۃ دیجاوے پہیر لیجاوے۔
مسئلہ اگر زکوٰۃ مین چار بکریان اوسط واجب ہون لیکن تین ایسی موٹی
بکریان دیجاوین جنکی قیمت چار اوسط بکریونکی برابر ہو تو جائز ہے۔
مسئلہ چاندیکی زکوٰۃ مین چاندی اور سونے کی زکوٰۃ مین سونا دینا درست
ہے لیکن اگر چاندی کی زکوٰۃ جسقدر ہو اوسے قدر قیمت کا سونا دیاجاے

یا سونے کی زکوٰۃ مین جسقدر سونا ہو اوسکی قیمت کی چاندی دیجا وے تو جائز ہے

مسئلہ اگر چاندی یا سونے مین کسی چیز کا میل مثل تانبے وغیرہ کے ہو پس اگر چاندی یا سونا اوس غش یعنی میلونے پر غالب ہو تو اوس سونے یا چاندی سے مغشوش یعنے میل کی ہوئی کا حکم وہی ہے جو خالص سونے یا چاندی کا ہے اوسکی زکوٰۃ واجب ہونے مین نیت تجارت کی شرط نہین و اگر اوس سونے یا چاندی کے غش یعنی میلونے سے وہ چاندی یا سونا غالب نہو بلکہ وہ غش ہے غالب ہو تو اوسکا حکم مثل دیگر مال کے ہو اوسکی قیمت سونے یا چاندی سے لگا کر جیسا مال تجارت کی قیمت لگائی جاتی ہے زکوٰۃ دیجا وے اور اوسکی زکوٰۃ واجب ہونے کے واسطے نیت تجارت کی شرط ہو و نیز اگر غش چاندی یا سونے غالب ہو تو اگر وہ چاندی یا سونا ایسا ہو کہ اگر اوس سے غش جدا کیا جاوے تو وہ چاندی یا سونا کم سے کم نصاب ہو تو زکوٰۃ واجب ہو گی و اگر نصاب نہو بلکہ کم ہو تو اگر مالک کے پاس اوسقدر کمی پورا کرنیکے قدر اور مال ہو تو کمی پوری کر کے اوسپر زکوٰۃ دیجا وے یا اگر جس چاندی یا سونے کا غش اوسپر غالب ہو اور وہ چاندی یا سونا مغشوش قیمت رائج الوقت ہو اور وہ اوس نصاب کے برابر ہو جسپر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو بھی زکوٰۃ سونے یا چاندی سے واجب ہو گی یعنی چاندی یا سونا زکوٰۃ مین دیا جاوے۔

مسئلہ اگر سونے یا چاندی کا غش سونے یا چاندیکی برابر ہو تو بھی چاندی یا سونے سے اوسکی زکوٰۃ دیجا وے احتیاطاً۔

مسئلہ اگر سونے اور چاندیکا میل ہو تو اگر سونا چاندیسے زیادہ ہے تو وہ سونا ہے و اگر چاندی سونے سے زائد ہے تو وہ چاندی ہے۔

ایسی صورتین اگر اوسمین کا سونا نصاب کو پہونچے تو زکوٰۃ کل سونے کی دیجاوے
و اگر چاندی نصاب کو پہونچے تو اوسکی زکوٰۃ چاندی سے دیجاوے ۔

تشریح

سونے و چاندی کی میل کی تین صورتین ہین ایک یہ کہ سونا غالب ہو دوسری یہ کہ چاندی غالب ہو تیسرے یہ کہ دونو برابر ہون اور ہر ایک مین ان تینون صورتونسے چار چار صورتین پیدا ہوتی ہین ایک یہ کہ ہر ایک اس چاندی و سونے مخلوط سے بقدر نصاب ہو دوسرے یہ کہ فقط سونا بقدر نصاب ہو تیسرے یہ کہ فقط چاندی بقدر نصاب ہو چوتھی یہ کہ کوئی بھی ان دونوںمین بقدر نصاب نہو پس تین کو چار کے ساتھہ ضرب کرنے سے بارہ صورتین پیدا ہوتی ہین ان بارہ صورتونمین سے چھہ صورتونمین اوس مال مغشوش کا حکم سونے کا ہے و ایک صورتمین چاندی کا حکم ہی اور تین صورتونمین زکوٰۃ ہی واجب نہین ہے اور دو صورتوتین محض احتمالی ہین اونکا وجود نہین بلکہ غیر ممکن ہین ۔

واضح ہو کہ وہ چھہ صورتین جسمین چاندی و سونے مخلوط کا حکم سونے کا ہے یعنے مخلوط بمنزلہ سونے کے ہے حسب ذیل ہین ۔

۱ چاندی و سونے کا میل و غالب سونا اور دونومین سے ہر ایک بقدر نصاب
۲ چاندی و سونے کا میل و غالب چاندی و ہر ایک بقدر نصاب ۔
۳ چاندی و سونے کا میل دونون برابر و ہر ایک بقدر نصاب ۔
۴ چاندی و سونیکا میل و غالب سونا و فقط سونا بقدر نصاب ۔
۵ چاندی و سونیکا میل و غالب چاندی و فقط سونا بقدر نصاب ۔
۶ چاندی و سونیکا میل و غالب چاندی و فقط سونا بقدر نصاب ۔

وایک صورت جسمین مخلوط کا حکم چاندی کا ہے یہ ہے کہ سونے وچاندی کا میل اور غالب چاندی وفقط چاندی لبقدر نصاب ہے۔

وہ تین صورتین چاندی وسونے مخلوط کے جنمین زکواۃ واجب نہین ہے حسب ذیل ہین۔

١ سونے وچاندی کا میل و غالب سونا وکوئی بھی نصاب نہین۔

٢ سونے وچاندیکا میل وغالب چاندی وکوئی بھی نصاب نہین۔

٣ سونے وچاندیکا میل ودونون برابر وکوئی بھی نصاب نہین۔

وہ دوصورتین چاندی وسونے مخلوط کے جو غیر موجود بلکہ ناممکن ہین حسب تفصیل ذیل ہے۔

١ سونے وچاندی کا میل وغالب سونا وفقط چاندی لبقدر نصاب کے

٢ سونے وچاندیکا میل ودونون برابر وفقط چاندی لبقدر نصاب کے

ساتوان باب زکواۃ ادا کرنے کا وقت

مسئلہ سال جسوقت پورا گذرجاوے زکواۃ ادا کرنا فوراً واجب ہے بلا عذر دیر کرنے سے مزکی گناہگار ہوتا ہے اور اوسکی شہادت شرعاً جائز نہین ہوتی ہی یعنی وہ شرعاً مردود الشہادت ہوجاتا ہی۔

مسئلہ اگر مالک نصاب بردرمیان سال ہین قرضہ ہوجاوے لعدہ قبل گذرنے سال کے ادا بھی ہوجاوے لیں اگر قرضہ مال کے برابر ہو یا زیادہ تو سال زکواۃ کا اوسوقت سے شروع ہوگا جس تاریخکو قرضہ ادا ہوا واگر قرضہ مال سے کم ہو تو اوسقدر مال کا سال (جتنا قرضہ کے برابر ہے) اوسوقت سے شروع

ہوگا جس تاریخکو قرضہ ادا ہوا اور جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہے یعنی جسقدر قرضہ مال سے کم ہے اوسیقدر مالکی زکوٰۃ کا سال اوسی تاریخ سے شروع ہوگا جس تاریخ مال حاصل ہوا یعنے قرضہ کو اوسکے تبدیل تاریخ مین کچھہ دخل ہی نہین ہے۔

تشریح

جب مالک نصاب کے پاس مال بہی ہو اور درمیان سال مین اوسکے ذمہ کچھہ قرضہ بہی ہوجاوے تو اوسکی تین ۳ صورتین ہین۔

۱ جسقدر مال اوسی قدر قرضہ۔

۲ مال قرضہ سے زیادہ۔

۳ مال قرضہ سے کم۔

تینون صورتونمین قرضہ کی قدر مالکی واسطے شرعاً یہ حکم ہے کہ گویا اوتنا مال ضائع ہوگیا مالک کی ملکیت مین نہین رہا پس پہلے و تیسرے صورتمین شرع یہ حکم دیتی ہے کہ مال جسپر زکوٰۃ بعد سالکی واجب ہوتی درمیان سال مین بالکل ضائع ہوگیا اور اوسکی زکوٰۃ مالک کے ذمہ سے ساقط ہوگئی پہر جب قبل پورے ہونے سالکی وہ قرضہ جب ادا ہوجائے اوسوقت شرع یہ حکم دیتی ہے کہ گویا وہ مال اب اوسکو از سر نو حاصل ہوگیا پس اوسی تاریخ ادا ہوجانے قرضہ سے اوس مال کے زکوٰۃ کا سال شروع ہوگا جس تاریخکو وہ قرضہ اوسکا ادا ہوا یعنے وہ مال گویا اب اوسکو حاصل ہوا اور دوسرے صورتمین یہ حکم ہے کہ قرضہ کیسقدر گویا مال ضائع ہوا اور باقی موجود ہے تو جسقدر مال قرضہ سے زیادہ ہے اوسقدر مالکی زکوٰۃ اداکرنیکا سال اوسیوقت سے شمار کیا جائیگا جس تاریخکو وہ حاصل ہوا تہا اور جسقدر مال (قرضہ کے قدر) بمنزلہ ضایع ہونیکے ہے اوتنا مال گویا بوقت ادا ہونے

قرضہ کے حاصل ہوا تو اوسقدر مال کے زکوٰۃ کا سال قرضہ کے ادا ہونیکی تاریخ سے شروع ہوگا۔

تمثیل

زید کو ۸۰۰ درم یکم محرم سنہ ۱۳۲۵ ہجری کو حاصل ہوئے ویکم رجب سنہ ۱۳۲۵ ہجری کو زید ۸۰۰ درم یا ۱۰۰۰ درم یا ۶۰۰ درم کا قرضدار ہوگیا پہر یکم شوال کو وہ قرضہ ادا ہوگیا تو پہلے دو صورتوں مین ۸۰۰ درم کے زکوٰۃ کا سال یکم شوال سنہ ۱۳۲۵ سے شروع ہوگا اور اوسکا ادا کرنا بعد یکم شوال سنہ ۱۳۲۶ ہجری کی واجب ہوگا اور تیسری صورت مین ۲۰۰ درم کیواسطے تو سال ادائے زکوٰۃ کا یکم محرم سنہ ۱۳۲۵ ہجری کو شروع ہوگا اور یکم محرم سنہ ۱۳۲۶ ہجری کو اوسکا ادا کرنا واجب ہوگا اور ۶۰۰ درم کے زکوٰۃ کے ادا کا سال یکم شوال سنہ ۱۳۲۵ ہجری سے شروع ہوگا اور یکم شوال سنہ ۱۳۲۶ ہجری کو زکوٰۃ واجب الادا ہوگی۔

مسئلہ اگر مویشی بہ نیت تجارت کے خریدی جاوین اور ہنوز اوسکی خرید کو سال سال نہ گذرا ہو اور درمیان سال مین نیت تجارت کی موقوف کرکے بیدام کی چرای چرائی جاوین تو سال ادائے زکوٰۃ کا شروع چرائی کی تاریخ سے شروع ہوگا جسوقت چرائی کا سال پورا ہوجائے گا اوسیوقت زکوٰۃ واجب ہوگی۔

تشریح

اس مسئلہ کی صورت مین جانورون مین دو قسم کی زکوٰۃ کا احتمال ہے۔

۱ بوجہ نیت تجارت کے تجارت کی زکوٰۃ۔

۲ بوجہ بیدام کے چرای کے چرای کے زکوٰۃ۔

پہلی زکوٰۃ اسوجہ سے ساقط ہے کہ پورے سال بہ نیت تجارت کی قایم نہین رہی
پس چراگی زکوٰۃ صرف اوسکے ذمہ واجب ہوگی اور اوسکا سال تاریخ آغاز
چرای سے شروع ہوگا۔
مسئلہ جو مال مالک کو درمیان سال مین حاصل ہوا گرچہ بذریعہ وصیت
یا ہبہ یا وراثت کے پس اگر اوسکے پاس اور مال اسکے سیوا پہلے سے رہا ہو تو
تو اس مال جدید کے زکوٰۃ اوسکے ہمجنس مال کے ساتھہ ملا کر اوسی سال کی ختم
ہونے کیوقت جو مال سابق کا سال ہے دیجاویگی اس مال جدید کا سال
تاریخ وصول اس مال جدید سے شمار نکیا جاویگا۔
مسئلہ اگر کوئی شخص پہلے سے مالک نصاب ہو یعنی یا تو پہلے سے اوسکے
پاس کچھہ بھی مال نہو یا ہو مگر نصاب کی قدر نہو تو جسوقت اوسکو مال جدید
حاصل ہو یا جسوقت یہ مال جدید مال سابق سے ملکر پورا نصاب یا زائد نصاب
سے ہو جاوے اوسوقت سے زکوٰۃ کے سال کا حساب شروع ہوگا اور
اوسیوقت سے حساب کرکے جسوقت سال پورا ہو جائیگا زکوٰۃ واجب
ہوگی۔

تمثیل

زید کو یکم محرم سنہ ۱۳۰۶ کو ۲۰۰ درم حاصل ہوئے اور آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ مذکور تک
۱۰۰۰۰ درم ہو گئے اسطور پر کہ ۵۰۰ درم صفر مین ۱۰۰۰ درم ربیع الاول
مین ۳۰۰ درم ربیع الثانی مین ۴۰۰ درم جمادی الاولی مین اوسکو ملے
اور اسی طرح متفرق دراہم اوسکو ملتے گئے کہ آخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری تک

۱۰۰۰ پورے ہوگئے تو پھر رقم وصول شدہ کا سال علیحدہ تاریخ وصول اوس رقم سے شمار نکیا جائیگا بلکہ پہلی رقم ۲۰۰ درم نصاب ہے جس تاریخکو اوسکا سال پورا ہوگا مثلاً آخر ذیحجہ ۱۳۰۶ھ ہجری کو اوسی تاریخکو سب قوم کا سال پورا ہونا سمجھا جائے گا اور سب قوم ملاکر شروع محرم ۱۳۰۷ھ کو زکوٰۃ سب ۱۰۰۰ درم کے بشرطیکہ سب شرائط اوربھی موجود ہوں اور کوئی مانع نہو ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر شروع محرم ۱۳۰۶ھ ہجری مین اوسکے پاس کچھہ نہین تہا یا تہا لیکن ۲۰۰ درم سے کم تہا مثلاً ۱۰۰ درم تھے اور صفر مین کچھہ نہین ملا پھر ربیع الاول مین اوسکو ۱۰۰ درم ملے تو پہلی صورت مین اب بہی اوسکے پاس نصاب کی قدر نہین ہوا اسوجہ سے ربیع الاول سے بہی زکوٰۃ کا سال شروع ہوگا اور دوسری صورت مین اوسکے پاس ۲۰۰ درم ہوگئے اب وہ ربیع الاول مین نصاب کا مالک ہوگیا لہذا ربیع الاول سے زکوٰۃ کا سال شروع ہوگا اب بعد اسکے آخر صفر ۱۳۰۷ھ تک جسقدر رقوم متفرق اوسکو حاصل ہوجاوین اوسی آخر صفر ۱۳۰۷ھ ہجری تک رقوم ایسے رقم ۲۰۰ کے ساتھہ حساب کرلیجاوین اوسمین سے بعد منہائے قرضون اور مصارف ضروری کے جو بچے اوسمین یکم ربیع الاول ۱۳۰۷ھ ہجری کے کو زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا اور پہلی صورت مین مثلاً اوسکو ربیع الثانی مین ۲۰۰ درم ملے تو اس مہینہ مین اوسکے پاس نصاب پوری ہوگئی پس اس صورت مین جسقدر رقوم اوسکو آخر ربیع الاول ۱۳۰۷ھ ہجری تک حاصل ہوگئے ہون آخر ربیع الاول مذکور تک جمع کرکے شروع ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ مین زکوٰۃ ادا کرے ان کل دراہم کا سال یکم ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ ہجری سے شروع ہوگا اور ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ مین اوسکی زکوٰۃ واجب ہوگے

اس تاریخکو یہ سب رقوم یکجا کرکے کل کے زکوٰۃ یکجا ادا کیجاوے۔
مسئلہ دوکانات ومکانات واراضی وگاڑی وگھوڑے وغیرہ اشیاء کے
کرایہ کے کرایہ ماہواری یا سالانہ قسطبندی یا بلاقسطبندی کے زکوٰۃ کا بھی
یہی حکم ہے یعنی وہ زرنقد ہو کہ سال مین متفرق وصول ہوتا ہے اسی مسئلے
اوسکی زکوٰۃ کا مسئلہ بھی سمجھا جاسکتا ہے۔
مسئلہ اگر شروع سال مین مالک نصاب کے پاس پورے نصاب ہو مگر
درمیان سال مین کم ہو جاوے اور آخر سال مین پھر پوری ہو جاوے تو
نقصان درمیانی کا اعتبار نہین تاریخ اول وصول اوس مال نصاب سے
سال زکوٰۃ کا شروع ہوگا۔
مسئلہ اگر کسی کے پاس مال نصاب ہو لیکن سال کے درمیان مین یعنے
قبل گذرنے سال کے ضایع ہو جاوے تو اگر اصل مال نصاب ضائع
شدہ مین سے کچھہ بھی ہاتھہ لگ جاوے پس اگر کچھہ اور مال اگرچہ بذریعہ ہبہ
یا وصیت یا وراثت کے حاصل ہو تو اس مال جدید کو اوسی مال ضائع شدہ
ہاتھہ لگے ہوئے کے ساتھہ ملاکر اوسی کے سال پورا ہونے کے وقت
زکوٰۃ دیجاوے نہین تو اس مال جدید حاصل شدہ کا سال بھی جدید ہوگا
یعنی اوسکے حاصل ہونے کے تاریخ سے جب سال پورا ہو جائیگا تو اوسوقت
زکوٰۃ واجب ہوگی۔
مسئلہ اگر مالک نصاب کے پاس نقد اور سوائم ہون اور وہ نقد کے
زکوٰۃ ادا کرکے اوس نقد سے سوائم خریدے تو ان سوائم خریدہ کے
زکوٰۃ اوسکے سوائم کے ساتھہ نہین ملائی جاویگی بلکہ اون سوائم نو خرید کے
زکوٰۃ کا سال اونکی خرید کے تاریخ سے شروع ہوگا اوس کے پورے ہونے کا

وقت اوسکی زکوٰۃ واجب ہوگی ۔
مسئلہ اگرکسی کے پاس ایسے دو نصاب ہون جنکی زکوٰۃ ایک ساتھہ نہین دیجاسکتی ہی یعنے اونکی زکوٰۃ ادا کرنے کا سال ایک نہین ہے پس اگر درمیانین سال کے اور کوئی مال اوسکو حاصل ہوجاوے تو اوس مال جدید کے زکوٰۃ اوس مالکی زکوٰۃ کے ساتھہ میلا کردینا چاہیے جسکا سال اون دونون سے پہلے گذر جائے ۔
مسئلہ مالک نصاب کو لازم ہے کہ ہر نصاب کا منافع اوسی مال کے ساتھہ ملاکر زکوٰۃ دیوے جسکے ساتھہ اوسکا اصل مال ملاکر زکوٰۃ دی ہے اور اوسکی زکوٰۃ کے ادا کا وہی وقت ہے جو اصل کے زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت ہی
مسئلہ اگر کوئی مالک نصاب غلہ یا پہل کے زکوٰۃ جو زمین عشری یا خراجی مین نہین بلکہ اپنی زمین مملوکہ مین لو یا یا لگایا گیا ہو قبل اوگنے یا پہلنے کے ادا کر دے تو جائز ہی ۔
مسئلہ دین کے زکوٰۃ بہی جبکہ وہ نصاب ہوا اور اوسپر سال گذر گیا ہو فوراً سال گذرتے ہی واجب ہوجاتی ہے لیکن اوسکا ادا کرنا فوراً واجب نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے وصول ہونے پر اور اوسے وصول ہونیکے ترتیب سے واجب ہوتا ہی ۔

تشریح

دین تین قسم ہین ۔

۱ دین قوی وہ دو دین ہین ایک قرضہ ذمگی کسی قرضدار کے دوسرا معاوضہ مال تجارت کا جو کسی کے ذمہ باقی ہو -

اوسکا یہ حکم ہی کہ ہر چالیس درم وصول ہونیکے وقت ایک درم ادا کیا کرے یعنی جب چالیس درم وصول ہونیکے نوبت پہونچے تب ایکدرم زکوٰۃ ادا کرے پہر جب اور چالیس درم وصول ہونیکے نوبت آوے پہر ایک درم ادا کرے اسی طرح جب بالکل دین وصول ہو جاویگا تب بالکل زکوٰۃ ادا ہو جائیگی -

۲ دین متوسط یعنی دین قوی سے قوت مین کمتر اور دین ضعیف سے قوت مین زیادہ وہ معاوضہ مال غیر تجارتی کا ہی جو کسی کے ہاتہہ بیچا گیا ہو اور قیمت اوسکی خریدار کے ذمہ باقی ہو مثلا سوائم کے قیمت یا خدمت کے غلام کے قیمت یا استعمال کے ظروفکی قیمت جو خریدار کے ذمہ باقی ہے

اوسکی زکوٰۃ اسطرح ادا کیا دے کہ جب ۲۰۰ درم وصول ہونے کے نوبت پہونچے تب پانچ درم ادا کرے اسی طرح ہر ۲۰۰ درم وصول ہونیکے وقت پانچ پانچ درم ادا کیا کرے جبتک بالکل دراہم وصول ہو جاوین اور بالکل زکوٰۃ ادا ہو جاوے -

۳ دین ضعیف جو کسی مال تجارتی یا غیر تجارتی کا معاوضہ نہو مثلا زوجہ کا مہر یا بدل کتابت یا بدل خلع -

اوسکی زکوٰۃ اوسوقت دینا چاہیے جب اوس دین مین سے دوسو درم وصول ہو کر تاریخ وصول سے سال گذر جاوے الا اگر مالک دین ضعیف کے پاس بوقت وصول ہونے دوسو درم کے اور بہی مال ہو اور اوس مال کے زکوٰۃ کے ساتہہ اِن دوسو درم وصول شدہ کے بہی زکوٰۃ قبل گذرنے

سال کے دیوے تو خواہ گذرا اتنا سال کا ان دین کے زکوٰۃ ادا کرنیکے واسطے ضرور نہین ہے -

استثنا

اس مسئلہ کے حکم سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ اگر دیون مذکورہ دیون مذکورہ اکٹھی وصول ہو جاوین تو بھی زکوٰۃ بطور اقساط مذکورہ ادا کرے -

مسئلہ اگر عورت ۱۰۰۰ درم مہر کے پاوے اور بعد سال کے اوسکو نصف مہر یعنی ۵۰۰ درم بوجہ طلاق قبل صحبت کے پھیر دینا پڑے تو ۵۰۰ درم پھیر دئے ہوئے کی زکوٰۃ اوس عورت کے ذمہ رہیگی اگر اوس عورت نے اوسکی بھی زکوٰۃ ادا کر دی ہو تو وقت پھیرنے ۵۰۰ درم کے نصف زکوٰۃ کے پھیر پانیکے شوہر سے مستحق ہوگی -

آٹھوان باب نصاب کی زکوٰۃ کیونکر اور کن شرائط کے ساتھ دیجاوے

مسئلہ مال تجارت کی قیمت چاندی یا سونے کے ساتھ جو مالک کے پاس ہو ملا کر ایک ساتھ حساب کر کے زکوٰۃ دیجاوے -

مسئلہ زکوٰۃ کے حساب کے واسطے چاندی کی قیمت کے ساتھ اور سونیکی قیمت چاندی کی قیمت کے ساتھ ملا کر حساب کیا جاوے امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک -

تمثیل

اگر کسی کے پاس ۱۰۰ درم اور ۱۰ دینار ہون اور دس دینار کی قیمت ایکسو چالیس (۱۴۰) درم ہون تو دونون کے قیمت ملاکر ۲۴۰ درم ہوئے جسکی زکوٰۃ چھہ درم واجب ہونگی۔

مسئلہ اگر دو شریکون کے حصّے جدا جدا نصاب ہون اور دونون ملکر زکوٰۃ دین توجسقدر ایک شریک کو دوسرے شریک سے زیادہ دینا پڑا ہو اوتنا دوسرے شریک سے پھیر لیوے۔

تمثیل

زید اور عمرو کے پاس بالاشتراک ۱۲۳ بکریان ہین زید کے ۴۱ بکریان ہین جو ۱۲۳ کی ایک تہائی ہے اور عمرو کے ۸۲ بکریان ہین جو ۱۲۳ کے دو تہائی ہے اور دونون حصّے جدا جدا ہی نصاب ہین پہلے ۴۱ بکریونمین نصاب بکریونکی (۴۰ بکریان) پوری کرکے ۱ بکریان عفو ہین کیونکہ دوسرے نصاب (۱۲۱) کی حد تک نہین پہونچی اور دوسری ۸۲ بکریون مین بکریونکی نصاب (۴۰ بکریان) پورے کرکے ۵۲ بکریان عفو ہین کیونکہ بکریون کے دوسرے نصاب (۱۲۱) کے حد تک نہین پہونچی بہرنوع دونون حصون مین جدا جدا زکوٰۃ ایک ایک بکری ہے پس دونون نے زکوٰۃ بشرکت دو بکریان دین پس زید دو تہائی زکوٰۃ کا عمرو سے واپس کرکے اور عمرو ایک تہائی [illegible] پھیر لیوے۔

تشریح

زید کا حصّہ ایک تہائی ہے تو اوسکے پورے حصّہ کی زکوٰۃ کے ایک تہائی ہونا چاہیے

اور عمرو کا حصہ دو تہائی ہو تو اوسکے حصہ کی زکوۃ بہی پوری زکوۃ کی دو تہائی
ہونا چاہیے پس گویا کہ دو بکریون کا ایک تہائی زید کیطرف سے دیا گیا اور
دو تہائی عمرو کیطرف سے دیا گیا تو مال مشترک مین سے زید کا زکوۃ مین ایک
تہائی گیا اور عمرو کا دو تہائی تو عمرو دو تہائی زکوۃ کا زید کو دے اور عمرو کا
زکوۃ مین دو تہائی گیا کیونکہ اوسکا حصہ مال کا دو تہائے تہا تو پوری زکوۃ
مین سے یعنی دو بکریون سے دو تہائی عمرو کیطرف سے دیگئی ایک تہائے بچا
جو زید کیطرف سے دیا گیا تو زید ایک تہائی عمرو کو دے پس دو تہائی زکوۃ کا یا قیمتی
یعنی زید کا عمرو کے ذمہ ہوا اور ایک تہائے یا قیمتی عمرو کا زید کے ذمہ قرار
پایا لہذا زید کے یا قیمتی دو تہائی سے عمرو کا یا قیمتی ایک تہائی منہا کرکے بقیہ
ایک تہائی بکری یا دام زید عمرو سے پہیر لیوے تو دونون کے حصونکی زکوتین
دونونکی حصونکے برابر ہوجاوینگے۔

مسئلہ اگر دو شریکوںمین سے ایک کا حصہ نصاب ہو نہ دوسری کا حصہ تو
تو صرف اوسی شریک پر زکوۃ واجب ہوگی جسکا حصہ نصاب ہے۔

مسئلہ مالک نصاب کو چاہیے کہ زکوۃ ادا کرنے کے وقت یا اپنے مال
نصاب سے زکوۃ ادا کرنے کے واسطے جدا کرنے کے وقت نیت ادائے زکوۃ
کی کرلیوے یا جب تک وہ مال زکوۃ دیا ہوا مستحق کے پاس یعنی جسکو زکوۃ
دی ہوا وسکے پاس موجود ہو ضائع یا صرف نہ ہوا ہو نیت کرلیوے۔

مسئلہ اگر مالک نے زکوۃ ادا کرنے کے واسطے کسی وکیل کو دیا اور وکیل نے بلا نیت
مستحق کو دیدیا تو یہ فعل موکل اور وکیل کا بمنزلہ نیت کے ہوجاویگا
اور زکوۃ کا ادا کرنا درست ہوگا۔

مسئلہ اگر مالک مال زکوۃ کسی ذمی کو دے اس غرض سے کہ وہ مستحقون کو

پہونچادے اور وہ ذمی مستحقونکو بہ نیت یا بلا نیت ادا کردے تو زکوٰۃ
ادا ہو جائیگی ۔

مسئلہ اگر مالک مال نے زکوٰۃ وکیل کو دیکر کہا کہ یہ صدقہ نفل ہی یا
میرے ذمہ کا کفارہ یا نذر ہی یعنی زکوٰۃ نہین ہی پہر قبل اسکے کہ وکیل وہ
مال مستحق کو دے مالک نے زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی ۔

مسئلہ اگر کئی مالکان نصاب ایک شخص کو اسواسطے وکیل کرین کہ اونکے
زکوٰۃ مستحقونکو پہونچا دیوین اور وہ بلا اجازت موکلون کے سب کو اونکو
ملا کر بلا تفریق مستحق یا مستحقونکو دیڈالے تو موکلونکی طرف سے زکوٰۃ ادا
نہ ہو گی بلکہ مستحقون پر وکیل کا احسان ہو گا اور مالہائے زکوٰۃ موکلون کے
وکیل کو ڈانڈ دینا پڑیگا اور موکل لوگ پہر سے اپنے اپنے زکوٰۃ دین ۔

مسئلہ اگر موکل کیطرف سے وکیل اپنا روپیہ زکوٰۃ مین دیدے
تو درست ہی بشرطیکہ یہ نیت ہو کہ وکیل اپنے موکل سے وہ روپیہ پہیر لیگا
اور موکل کا روپیہ اوسکی تحویل مین موجود بہی ہو اگر موکل کا روپیہ وکیل
سے اوٹھ گیا ہو یا موکل سے وہ روپیہ پہیر نے لینے کے نیت نہو تو اوس
روپیہ کا ادا کرنا موکل کیطرف سے درست نہو گا ۔

مسئلہ اگر مالک مال اپنا کل مال خیرات کردے تو زکوٰۃ اوسکے ذمہ
سے ساقط ہو جاویگی اور اگر اوسنے یہ نیت کی کہ وہ کل روپیہ کسی نذر کے
ایفا یا کفارہ یا کسی صدقہ واجب کے ادا مین دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہوگی
زکوٰۃ اوسکے ذمہ باقی رہجاویگی وہی صدقہ ادا ہو گا جسکی نیت کی ہو گی
اور اگر مالک تہوڑا مال خیرات کردے تو طرفین کے نزدیک اوس خیرات کیے
ہوئے جزو مال کی زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی امام ابو یوسف صاحب

نزدیک نہین -

مسئلہ اگر باغیان یا سلاطین ظالم مال ظاہری کے زکوٰۃ مالک مال سے جبراً لیوین تو مالک نصاب کو زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنی نہ پڑیگی اور یہ جبراً لینا زکوٰۃ کا بمنزلہ ادا کے سمجھا جائیگا بشرطیکہ وہ جبراً لینے والے مال زکوٰۃ کو اوسی کام مین صرف کرین جو زکوٰۃ کا مصرف شرعین مقرر ہی ورنہ وہ دینا درست نہوگا اور مالک کو پھر سے زکوٰۃ دینا پڑیگی مگر خراج کا حکم اسکی خلاف ہی -

مسئلہ اگر باغیان یا شاہان ظالم مال باطنی کے زکوٰۃ جبراً لے لیوین تو دینا درست نہین دوبارہ زکوٰۃ دینا واجب ہوگا -

مسئلہ اگر امام یا مستحق زکوٰۃ مالک نصاب سے زکوٰۃ زبردستی سے لیوین تو بھی مالک کو دوبارہ زکوٰۃ دینا پڑیگا وہ دینا کافی نہوگا -

مسئلہ اگر مالک نصاب اسواسطے قید کیا جاوے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے ہاتھ سے دیدے اور وہ دے بھی دیوے تو یہ دینا درست ہی دوبارہ زکوٰۃ دینا نہ پڑیگا -

نوان باب نصاب زکوٰۃ کا حساب

نصاب و زکوٰۃ دو قسم ہین ایک نصاب و زکوٰۃ سوائم دوسرے نصاب و زکوٰۃ اموال اگرچہ سوائم بھی اموال مین مگر اموال سے ماسیوائے سوائم کے مراد لیا گیا ہی -

زکواۃ سوائم

واضح ہو کہ چرائی کے جانور بہت قسم ہین مگر جنمین زکواۃ واجب ہی صرف تین جنس ہین۔

۱ اونٹ ۲ گائے ۳ بکری۔

پہلی جنس اونٹونکی نصاب وزکواۃ

اونٹون کے نصاب کم سی کم پانچ اونٹ ہین اور زکواۃ کم سے کم ایک بکری پس ہر پانچ اونٹون پر ایک بکری زکواۃ ہی (۲۴) اونٹون تک پہر (۲۵) اونٹونمین ایک اونٹنی یکسالہ ہے (۳۵) اونٹون تک (۳۶) اونٹون مین ایک اونٹنی دوسالہ ہی (۴۵) اونٹون تک (۴۶) اونٹونمین ایک اونٹنی سہ سالہ ہے (۶۰) اونٹون تک (۶۱) اونٹونمین ایک اونٹنی چہار سالہ ہے (۷۵) اونٹون تک (۷۶) اونٹونمین دو اونٹنی دوسالہ ہین (۹۰) اونٹون تک (۹۱) اونٹون مین دو اونٹنیان سہ سالہ ہین (۱۲۰) اونٹون تک حسب فہرست ذیل۔

پہلی فہرست

شمار	نصاب		زکواۃ
	کہان سے	کہانتک	
۱	۵	۹	۱۔ بکری
۲	۱۰	۱۴	۲۔ ایضاً
۳	۱۵	۱۹	۳۔ ایضاً
۴	۲۰	۲۴	۴۔ بکری
۵	۲۵	۳۵	۱۔ اونٹنی یکسالہ
۶	۳۶	۴۵	۱۔ اونٹنی دوسالہ
۷	۴۶	۶۰	ایک اونٹنی سہ سالہ
۸	۶۱	۷۵	اکاونٹنی چہارسالہ
۹	۷۶	۹۰	۲۔ اونٹنی دوسالہ
۱۰	۹۱	۱۲۰	۲۔ اونٹنی سہ سالہ

واضح ہو کہ نصاب کے مد کی ذیل مین فہرست و نیز فہرستہائے مابعد مین دو مد گئی ہین ایک مد مین لکہا ہی (کہانسے) دوسری مین لکہاہے (کہانتک) پس (کہانسے) کی ذیل مین نصابون کے نام ہین اوسکے مقابل (کہانتک) کی ذیل مین جو رقم لکہی ہی اوسمین اوسقدر جو اوسکے مقابل (کہانسے) کی ذیل کی رقم ہے اوتنا ہی نصاب ہی اور اوس سے جسقدر زیادہ ہے عفو ہی مثلاً پہلی رقم مین (۵) تو نصاب ہی اور (۹) مین سے (۵) تو نصاب ہی اور (۴) باقی عفو ہے دوسرے شمار مین (۱۰) تو نصاب ہی اور (۱۴) مین (۱۰) تو نصاب ہی (۴) عفو ہے۔

مسئلہ (۱۲۰)۔ اونٹون کے آگے دوسرا حساب نصاب زکواۃ کا شروع ہوگا یعنی یہ حساب دوسرا (۱۲۱) سے اسطور پر شروع ہوگا کہ ہر (پانچ) اونٹون پر معہ (۱۲۰۔ اونٹون کے) (ایک بکری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنیون کے) (۱۵۰) اونٹون تک اور (۱۵۰)۔ اونٹو مین

۲ سہ سالہ اونٹنیان ہین حسب فہرست ذیل۔

دوسری فہرست

شمار	نصاب		زکواۃ
	کہاںسے	کہاںتک	
۱	۱۲۵	۱۲۹	ایکبری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۲	۱۳۰	۱۳۴	۲ بکری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۳	۱۳۵	۱۳۹	۳ بکری معہ دو سہ سالہ اونٹنی
۴	۱۴۰	۱۴۴	۴ بکری معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۵	۱۴۵	۱۴۹	۱ یکسالہ اونٹنی معہ ۲ سہ سالہ اونٹنی
۶	۱۵۰	+	۳ سہ سالہ اونٹنی

مسئلہ ۱۵۰ اونٹون کے آگے پہر تیسرا حساب بنیا شروع ہوگا یہ ہر (۵ اونٹوںین معہ ۱۵۰ کے) ایک بکری معہ ۳ اونٹون سہ سالہ کے اور ہر (۲۵ اونٹوںین معہ ۱۵۰) ایک یکسالہ اونٹنی معہ ۳ اونٹون سہ سالہ کے اور ہر (۳۶ اونٹون مین معہ ۱۵۰ کے) ایک یکسالہ اونٹنی معہ ۳ سہ سالہ اونٹنیون کے اور (۱۹۶ اونٹون سے ۲۰۰ اونٹون تک) ۴ سہ سالہ اونٹنیان حسب فہرست ذیل

تیسری فہرست

شمار	نصاب کہاں سے	نصاب کہاں تک	زکوٰۃ
۱	۱۵۵	۱۵۹	ایک بکری معہ ۳ سالہ اونٹنی
۲	۱۶۰	۱۶۴	۲۔ بکری معہ ایضاً
۳	۱۶۵	۱۶۹	۳ بکری معہ ایضاً
۴	۱۷۰	۱۷۴	۴ ۔ معہ ۔ ایضاً
۵	۱۷۵	۱۷۹	ایکسالہ اونٹنی معہ ایضاً
۶	۱۳۶	۲۴۵	دوسالہ اونٹنی معہ ایضاً
۷	۱۹۶	۲۰۰	۴ سالہ اونٹنی

مسئلہ بعد ۲۰۰ ۔ اونٹون پھر نیا حساب شروع ہوگا جیسا اوس (۵۰) مین حساب کیا ہی جو بعد (۱۵۰) کے ہے حسب ذیل لینے ہیر (۵ ۔ اونٹونمین معہ ۲۰۰ کے ایک بکری معہ ۴ سالہ اونٹیون کے) اور (۲۲۵) مین ایک یکسالہ اونٹنی معہ ۴ سالہ اونٹیون کے اور (۲۳۶) ۔ مین ایک دوسالہ اونٹنی معہ ۴ سالہ اونٹیون کے اور (۲۴۵) مین ۲۵۰ ایک ۵ سالہ اونٹیان

چوتھی فہرست

شمار	نصاب کہانسے	نصاب کہانتک	زکوٰۃ
۱	۲۰۵	۲۰۹	ا بکری معہ ۴ حقہ اونٹنی
۲	۲۱۰	۲۱۴	۲ - معہ - ۱ ایضاً
۳	۲۱۵	۲۱۹	۳ - معہ - ۱ ایضاً
۴	۲۲۰	۲۲۴	۴ - معہ - ایضاً
۵	۲۲۵	۲۳۵	ایکسالہ اونٹنی معہ ۳ ایضاً
۶	۲۳۶	۲۴۵	ادوسالہ اونٹنی معہ ۳ ایضاً
۷	۲۴۶	۲۵۰	۵ سہ سالہ اونٹنی

مسئلہ (۲۵۴) کے بعد ویساہی حساب شروع کیا جاوے جیسا (۲۰۰) کے بعد (۲۵۰) مین کیا ہے حسب فہرست ذیل۔

پانچوین فہرست

شمار	نصاب کہانسے	نصاب کہانتک	زکوٰۃ
۱	۲۵۵	۲۵۹	ا بکری معہ ۵ سہ سالہ اونٹنی
۲	۲۶۰	۲۶۴	۲ - معہ - ایضاً
۳	۲۶۵	۲۶۹	۳ - معہ - ایضاً
۴	۲۷۰	۲۷۴	۴ - معہ - ایضاً
۵	۲۷۵	۲۸۵	ایکسالہ اونٹنی معہ ایضاً
۶	۲۸۶	۲۹۵	ادوسالہ اونٹنی معہ ایضاً
۷	۲۹۶	۳۰۰	۶ سہ سالہ اونٹنی

اسی طرح سے حساب بعد (۳۰۰) اونٹ کے کیا جاوے اور جسقدر اونٹ ہوں اسی طرح کا حساب کیا جاوے۔

مسئلہ اونٹ کی زکواۃ مین مادہ دیا جاوے اسواسطے کہ مادہ کے قیمت نر سے زیادہ ہوتی ہی اور اوسمین مستحقین کا نفع زیادہ ہے اور اگر اونٹ کی زکواۃ مین نر دیا جاوے تو مادہ کے قیمت ببشتی یا زیادہ کردیجاوے۔

جنس دویم گاے

مسئلہ گاے بیل اور بہینس اور بہینسا ایک جنس شمار کیجاتے ہین لہذا انکا حساب ایک طرح کا ہوگا حسب فہرست ذیل۔

چہٹی فہرست

شمار	نصاب		زکواۃ
	کہاں سے	کہاں تک	
۱	۳۰	۳۹	ا بچہڑا ایکسالہ
۲	۴۰	۵۹	ا بچہڑا دوسالہ
۳	۶۰	۶۹	دو بچہڑا ایکسالہ
۴	۸۰	۸۹	۲ بچہڑا دوسالہ
۵	۹۰	۱۲۰	۳ بچہڑا ایکسالہ

مسئلہ اسطرح حساب کیا جاوے کہ ہر (۳۰) گائے مین ایک بچھیڑا ایکسالہ زیادہ کر دیا جاوے اور ہر (۴۰) گائے مین ایک بچھیڑا دوسالہ۔

مسئلہ (۴۰) گائے کے آگے (۶۰) تک زکوٰۃ معاف نہین جیسا سب جنسون مین درمیان دو نصابون کے عفو ہے اور جیسا گائے مین بھی درمیان اور دو نصابون کے عفو ہے سیوائے مابین (۴۰) اور (۶۰) کے یعنی چالیس سے اگر ایک زیادہ ہو یعنی (۴۱) ہون تو زکوٰۃ ایک بچھیڑا دوسالہ معہ اوسکے ایک چالیسوین حصہ اور اگر ۲ زیادہ ہون یعنے (۴۲) ہون تو ایک بچھیڑا دوسالہ معہ چالیسوین حصہ کی یعنی ایک بیسوان حصہ اسی طرح (۶۰) تک ایک دوسالہ بچھیڑے کے اوپر اوسکی اتنی ہی چالیسوین حصے زیادہ کیجاوین جتنے گائین چالیس سے زائد ہون

۳ جنس بکری کے

شمار	نصاب		زکوٰۃ
	کہا سے	کہا تک	
۱	۴۰	۱۱۹	۱ بکری۔
۲	۱۲۰	۲۰۰	۲ بکری۔
۳	۲۰۱	۲۹۹	۳ بکری
۴	۴۰۰	۵۰۰	۴ بکری
۵	۵۰۱	۶۰۰	۵ بکری

مسئلہ بعد (۴۰۰) بکری کے ہر سیکڑے مین ایک بکری زیادہ کیجاوے

مسئلہ بکری اور بھیڑ کی نصاب اور زکوٰۃ مین نر اور مادہ برابر ہین

مسئلہ بکری کی زکوٰۃ مین ثنی یعنے یکسالہ بچا دینا درست ہی اس سے کم عمر کا یعنی چھہ مہینے سے زیادہ ایک سال تک درست نہین ہی۔

مسئلہ اگر بعد سال کے کچھہ مال ضائع ہوجائے کچھہ باقی رہے تو باقی مین حساب زکوٰۃ کا اسطرح کیا جائے گا کہ ضائع شدہ پہلے عفو مین لگا دیا جائیگا پھر جنکے پاس والے نصاب مین پھر اوس نصاب کی پاس والی نصاب مین یہانتک کہ منہائی ختم ہوجائے۔

تمثیل

اگر کسی کے پاس (۴۹۹) بکریان ہون اور (۲۰۰) اوسمین سے ضایع ہوجاوین تو اسطرح اوسکے زکوٰۃ اور منہائے کا حساب ہوگا کہ پہلے (۹۹) بکریان جو پچھلے (۴۰۰) والے نصاب سے زائد اور عفو ہین ضایع سمجھے جاوین پھر (۲۰۱) بکریان (۴۰۰) والی پچھلے نصاب سے ضایع ہوئین یعنے (۴۰۰) سے منہا ہوین۔ (۹۹) رہین پھر اوسمین سے (۲۰۱) نصاب ہی جسکی زکوٰۃ (۳) بکریان ہین (۹۸) عفو ہے۔

مسئلہ وہ سال جسکے گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے قمری ہوگا یعنے چاند چاند حساب کرنے سے جب سال ۱۲ چاند یعنی ۳۵۴ روز کا پورا ہوجائیگا زکوٰۃ واجب ہوگی۔

نصاب و زکوٰۃ اموال

مسئلہ چاندیکی نصاب (۲۰۰) درم ہین جسکے ۵۲ تولہ ۶ ماشہ ہوئے اور روپیونکی تول سے ۵۲ روپیہ بھر بھر ہا اور نصاب سونے کے (۲۰) مثقال ہی جسکے ۷ تولہ ۶ ماشہ ہوتے ہین۔

مسئلہ زکوٰۃ سونے چاندیکے وزن کے حساب سی واجب ہوتی ہے قیمت کے حساب سی نہین۔

تمثیل

اگر زید کے پاس ۲۰۰ درم یعنی ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی کا ایک جوڑی کڑا ہو اور اوسکی قیمت کاریگری کی عمدگی کے سبب سے اگرچہ (۴۰۰) درم ہو لیکن زکوٰۃ اوسکی صرف (۵) درم واجب ہوگی (۲۰۰) درم کے وزن سے یعنی یکروپیہ ۵ آنہ ۶ پائی تقریباً نہ کہ دس درم (۴۰۰) درم قیمت کے حساب سے یعنی دو روپیہ گیارہ آنہ۔

مسئلہ چاندی اور سونا بقدر نصاب مین زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے چاہے سکہ ہو جیسی درم او دینار روپیہ اشرفی چاہے بے سکہ بنا ہو جیسے برتن اور زیور وغیرہ چاہی چاندی اور سونے کے ڈلی ہون چاہی زیور جائز یا ناجائز چاہی بغرض آرائش ہو یا خرچ کیواسطے ہو چاہی تجارت کی نیت ہو یا نہو۔

مسئلہ مال تجارت کی قیمت مین جو نصاب کو پہونچے چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

مسئلہ تجارتی مالکی قیمت چاندی یا سونے سے جسکا چلن ہو لگا یا جائیگی یا دونوںمین جنس سی چاہے قیمت لگا دے اگر دونون کا چلن ہو۔

مسئلہ مال اگر چاندی سے قیمت لگانے مین نصاب کو پہونچے اور سونے سے لگانے مین نہین یا چاندی سے لگانے مین نصاب کو پہونچے اور سونے سے لگانے مین نہین تو اوس چیز سے دام لگایا جاوے جس سے نصاب کو پہونچے ۔

مسئلہ مال اگر سونے سے دام لگانے مین نصاب ہوجائے اور چاندی سے دام لگانے مین ایک نصاب اور اوسکا پانچوان حصہ زائد ہو یا چاندی سے دام لگانے مین پورا نصاب اور سونے سے دام لگانے سے ایک نصاب اور اوسکا پانچوان حصہ زائد ہو تو اوس چیز سے دام لگاوینگے جس سے مستحق کا زیادہ فائدہ ہو ۔

مسئلہ بعد نصاب کے جسقدر مال زیادہ ہو اگر چاندی ۲۰۰ درم سے زیادہ ہو یا سونا ۲۰ مثقال سے زیادہ ہو تو ہر نصاب کے اول پانچوین حصہ زیادہ مین زکوٰۃ اول کا پانچوان حصہ زکوٰۃ زیادہ ہوگا ۔

تمثیل

اگر سونا ۲۰ مثقال یعنے ایک نصاب اور ۴ مثقال اوسکا پانچوان حصہ زاید یعنی جملہ ۲۴ مثقال ہو تو یہ دوسرے نصاب سونیکے ہوکے اوسکی زکوٰۃ آدہا مثقال اور دسوان حصہ مثقال ہوکے یعنے ½ و ⅒ مثقال = $\frac{6}{10}$ مثقال کے = $\frac{3}{5}$ مثقال یعنے تین پانچوین حصے مثقال کے اور اگر چاندی ۲۰۰ درم ایک نصاب ہے اور اوسکا پانچوان حصہ یعنی چالیس درم اور زیادہ جملہ ۲۴۰ درم بہر ہو تو یہ دوسرے نصاب چاندیکی ہوکے

اوسکی زکوٰۃ ۵ درم اور ایک درم چلہ ۶ درم ہوگئے یعنی زکوٰۃ چاندی کے ۲۰۰ سے اگر زائد ہو تو ہر ۴۰ درم مین ایک درم زیادہ ہوتا جائیگا۔

۱۰ باب کون کون مستحق زکوٰۃ ہے کون کون نہین

زکوٰۃ ۷ طرح کے لوگونکو دیجا سکتی ہے۔

۱ — فقیر۔

۲ — مسکین۔

۳ — عامل اگرچہ غنی ہو الا عامل کو اوسی قدر زکوٰۃ سے زیادہ نہ دیا جاوے جو اوسکو اور اوسکے عملونکو کافی ہو۔

۴ — مکاتب اگرچہ غنی کا مکاتب ہو۔

۵ — قرضدار جسکے پاس بقدر نصاب کے مال نہو اور اگر ہو تو دین سے فاضل نہو۔

۶ — خدا کی راہ مین یعنی جو شخص خدا کی راہ مین ہو یعنی منقطع الغزاۃ یعنے جس غازی کے پاس کہانے پینے کو نہو یا زاد راہ یا سواری نہو کہ اس سبب سے لشکر اسلام تک پہونچ نہ سکتا ہو یا منقطع الحاج یعنے جو حاجی قافلے سے چھوٹ گیا ہو اور بسبب محتاجی کے قافلہ تک نہ پہونچ سکتا ہے یہ قول امام محمد صاحب کا ہے یا طالب العلم جو محتاجی کے سبب سے تحصیل علم سے مجبور ہو جیسا فتاوے ظہیریہ مین ہے۔

خصوصاً اسوقت مین کہ نہ تو طالب العلم کو کوئی پوچھتا ہے اور نہ وہ بسبب پریشانی اور محتاجی کے تحصیل علم مین مصروف ہو سکتے ہین اور اگر تحصیل علم مین مصروف ہون تو کوئی ذریعہ قوت لاموت کا نہین کوئی کسب نہین کرسکتے

اسواسطے کہ یہ شغل اونکو اتنی فرصت نہین دیتا ہے بہیک نہین مانگ سکتے اسواسطے کہ عدم الفرصتی کے علاوہ **حدیث شریف السئول ذل** مانع ہی یا وہ شخص جو کسی کار خیر مین کوشش کر رہا ہو وہ بہی خدا کی راہ مین ہی بشرطیکہ محتاج ہو جیسا فتاوے بدائع سے درمختار و سامی مین تصریح ہی۔

واضح ہو کہ فی سبیل اللہ کے معنی مین یہ اختلاف علما کا محض لفظی ہے اسواسطے کہ شرط احتیاج کے یہ سب چار و شخص مستحق لینے زکوٰۃ کے ہین بالاتفاق ہان اوس صورتمین البتہ مشکل پڑیگی کہ اگر کوئی شخص وصیت یا وقف یا نذر کرے کہ فی سبیل اللہ کے واسطے تو اوسوقت یہ سمجہنا اور پوری تعمیل وقف یا وصیت وایفائے نذر کیواسطے تفریق کرنا اور ان اشخاص مین سے اوسکو ترجیح دینا جسپر کہ سبیل اللہ کا لفظ زیادہ تر اطلاق کیا ہو ضرور ہوگا اور جہانتک اس ہیچمیرز کے عقل کام کرتے ہے مین ان چار و اشخاص کو جو لفظ فی سبیل اللہ کے تفسیر مین مذکور ہوئی داخل سمجہتا ہون واللہ اعلم۔

۷- ابن السبیل یعنی مسافر یا وہ شخص جسکا روپیہ کسی کے پاس ہو یا کسی کے ذمہ بطور قرضہ کے ہو لیکن مل نہ سکتا ہو۔

مسئلہ مزکی کو اختیار ہی کہ سب اقسام کے سب لوگونکو دے اگر ممکن ہو یا بعض لوگون کو یا بعض اقسام کے سب یا بعض لوگون کو اگرچہ ایک ہو۔

مسئلہ زکوٰۃ دینا مسجد کی تعمیر کو یا مردہ کی تجہیز و تکفین کو یا مردہ کے قرض اداکرنیکو جائز نہین زندہ قرضدار کے قرض ادا کرنیکو باجازت اوسکے جائز ہی۔

مسئلہ اگر کوئی قرضدار مرنے کو اپنے قرضہ کے ادا کرنیکے مال زکوٰۃ سے اجازت دیکر مرجاوے تو بھی اوسکی وفات کے بعد اوسکا قرضہ زکوٰۃ سے ادا کرنا جائز نہین ہے ۔

مسئلہ مال زکوٰۃ کا غلام کی آزادی مین خرچ کرنا یعنے مال زکوٰۃ سے غلام خرید کرکے آزاد کرنا یا ایسا غلام خرید کرنا جو خرید کرتے ہی بلا اختیار خریدار آزاد ہو جائے مثلاً کوئی شخص اپنے قرابتمند کو خرید کرے جائز نہین ہے ۔

حیلہ

اگر ایسی ضرورت ہو تو حیلہ یہ ہے کہ مال زکوٰۃ کسی فقیر کو دیکر اوس سے یہ استدعا کرے کہ اوس غلام کو اوس روپیہ سے اپنی طرف سے خرید کرکے آزاد کردے ۔

الا اوس فقیر کو اختیار ہے کہ مستدعی کی استدعا قبول کرے یا نہین یعنے غلام خرید کرکے آزاد کرے یا نہین ۔

مسئلہ زکوٰۃ کا مال اپنے اصول و فروع کو دینا جائز نہین ہے ۔

مسئلہ ازاربندی رشتہ والون کو زکوٰۃ دینا عدتین درست نہین یہ رشتہ حلال سے ہو یا حرام سے یعنی جورو شوہر کو نہ دے اور شوہر جورو کو نہ دے اگرچہ طلاق کے عدتین ہو ۔

مسئلہ اپنے اوس غلام کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہین ہے جسمین سے صرف ایک حصہ مزکی نے آزاد کیا ہو چاہو سارا غلام مزکی کا ہو چاہے اوسکے

اور اوسکے پسر کی شرکتین ہو اور اگر مزکی اور غیر کی شرکت مین ہو اور صرف
ایک ہی شریک نے اپنا حصہ آزاد کیا ہو اور دوسرے شریک نے غلام کو
یہ حکم دیا ہو کہ میرے حصہ کا دام اگر کما کر بھر دے تو تو آزاد ہے اس صورتمین
شریک آزاد کرنے والا اوسکو زکواۃ دیسکتا ہے کیونکہ بوقت دینے زکواۃ کے
مزکی کا غلام نہین ہی مگر شریک جسنے آزاد نہین کیا ہے اور جو غلام سے کمائی
کراکر اپنے حصہ کا دام لیا چاہے وہ غلام کو اپنے مال کی زکواۃ نہین دیسکتا ہے
وہ غلام اوسکا مکاتب ہے اور اگر شریک آزاد کنندہ مالک نصاب ہو اور
شریک ساکت یعنی غیر معتق نے شریک معتق سے شریک آزاد شدہ کا تاوان
لینا اختیار کیا ہو تو اس صورتمین شریک ساکت بہی اوس غلام کو زکواۃ
دے سکتا ہے کیونکہ وہ غلام اوسکا نہین ہے بلکہ اجنبی ہے مگر اس صورتمین
معتق اوسکو زکواۃ نہین دے سکتا ہے اگر چاہے تو اوسکا تاوان دیا ہوا اوسسے
کماکر بھر دیوے۔
مسئلہ زکواۃ دینا اوس مالک نصاب کو درست نہین جسکے نصاب حاجت اصلے
سے زائد ہو یعنی وہ غنی ہو۔
مسئلہ نصاب تین قسم مین۔
ا۔ نصاب نامی حاجت اصلی سے فارغ دیون سے زائد ایسے نصاب
کے مالک پر سب مطالبہ جات شرعی واجب ہوتے ہین زکواۃ اور
کفارات اور صدقہ فطر و قربانی اضحی اور اوسکو سوال کرنا اور زکواۃ کو
لینا حرام ہے۔
۲۔ نصاب غیر نامی دیون سے زائد و حاجت اصلی سے فارغ اوسکے
مالک کو صدقہ فطر و قربانی و محتاج قرابتمند و نکا نفقہ واجب ہوتا ہے

اور اوسکو سوال کرنا حرام ہوتا ہے۔
۳ - وہ نصاب جسکی مالک کو سوال کرنا حرام ہے مگر کوئی مطالبہ شرعی اوسکے ذمہ عائد نہین ہوتا ہے وہ نصاب غذا ایک روز کی ہے اور یہ نصاب درحقیقت نصاب نہین ہے اوسپر نصاب کا لفظ شرع مین مجازاً بولا جاتا ہے۔
مسئلہ فتاوی تاتارخانیہ مین ہے کہ اگر کسی کے پاس رہنے کا گھر حاجت اصلی سے زائد ہو یعنی سارا مکان اوسکے رہنے کے کام مین نہین آتا ہے صرف چند قطعات اوسکے رہنے سے زائد ہین اور خالی پڑے ہین تو اوسکو صدقہ اور زکوٰۃ لینا جائز ہے صحیح روایت مین اور اوسی فتاوے مین ہے کہ امام محمد صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس کھیتی کی زمین یا کرایہ کی دوکان یا مکان ہے جسکی آمدنی اوسکے اور اوسکے اہل وعیال کے نفقہ کو سال بہر کے لیئے کافی نہین ہے تو اوسکو زکوٰۃ لینا حلال ہے اور اسی پر فتوے ہے مگر شیخین کے خلاف ہے۔
مسئلہ غنی کے غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہین ہے اگرچہ مدبر یا اوسکے ام ولد ہو یا اگرچہ وہ آپا ہج ہو تا اپنے مالک کے پاس نہ رہتا ہو یا اوسکا مولی موجود نہو لیکن اگر وہ غلام اوسکا مکاتب یا ماذون ہو تو جائز ہے۔
مسئلہ غنی کے نابالغ لڑکے کو زکوٰۃ دینا جائز نہین لیکن اگر وہ بالغ اور مفلس ہو تو جائز ہے بشرطیکہ اوسکے واسطے کچھہ مقرر نہوا ور اگر ہو تو ناجائز ہے مگر امام محمد صاحب کے نزدیک اوسوقت بہی جائز ہے اور یہی حال ہے مالدار کے دیگر قرابتمند و مثلاً مالدار کے دختر خاوندوالی مین علما کا اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اگر وہ محتاج ہو اور اوسکے واسطے مالدار باپ کیطرف سے کچھہ مقرر نہو تو اوسکو بہی زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

مسئلہ اگر عالم کے پاس کتابین ہون خصوصاً علم دین کے اگرچہ کتنی ہی مالیت کے ہون اور کتنی ہی نصاب کو پہونچین اوسپر زکوٰۃ دینا واجب نہین ہے لیکن زکوٰۃ لینا اوسکو جائز ہے اون کتابون سے وہ عالم صاحب نصاب غنی اور مالدار سمجھا نہین جائیگا ۔

مسئلہ اگر جاہل کے پاس کتابین ہون جنکے مالیت نصاب سے زائد ہو اگرچہ علم دین کے کتابین ہون وہ صاحب نصاب و غنی سمجھا جائیگا اوسکو زکوٰۃ لینا درست نہین ہی وعلےٰ ہذالقیاس اگر عالم کے پاس کتابین علاوہ علوم دین کی ہو جنکی مالیت نصاب کے برابر یا زائد ہون یا اگر عالم کے پاس علوم دینی کے کتابین دو دو نسخے یا زائد ہون تو بہی اوسکو زکوٰۃ لینا درست نہین ہی ۔

مسئلہ اگر زکوٰۃ قبل از وقت یعنے قبل گذرنے سال کے فقیر کو دیا دے اور وہ فقیر وقت گذرنے سال کے جو وقت معینہ زکوٰۃ ادا کرنے کے واجب ہونے کا ہو غنی ہو جاوے تو مضائقہ نہین وقت ادا کرنے زکوٰۃ کے زکوٰۃ لینے والیکو مستحق ہونا چاہیے نہ وقت واجب ہونے زکوٰۃ کے اور نہ قبل اوسکے اور نہ بعد اوسکے ۔

مسئلہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا درست نہین ہے مگر جسکی قرابتمندی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً انکار فرمایا ہو جیسے ابولہب اپنے چچا کے باب مین آپ نے فرمایا کہ وہ میرا قرابتمند نہین ہے اوسکی اولاد کو جو مسلمان ہوگئی ہی زکوٰۃ دینا درست ہی ۔

مسئلہ ذمی کو زکوٰۃ یا دیگر صدقات دینا درست ہے سیوا اسکے عشر اور خراج کے ۔

مسئلہ کافر حربی کو صدقہ دینا جائز نہین ہو مگر فتاوے زیلعی مین جواز کا
فتویٰ لکہا ہی۔

مسئلہ محیط کی کتاب الکسب مین ہی کہ سیر کبیر مین امام محمد صاحب سے
منقول ہی کہ مضایقہ نہین اگر مسلمان کافر ذمی یا حربی کو کچھہ دے یا اوسکا
ہدیہ قبول کرے بدلیل اس حدیث کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایام قحط مین ۵۰۰ دینار صفوان ابن حرب اور ابو سفیان کو بہیجے کہ
فقرائے عرب کو تقسیم کر دیوین۔

مسئلہ مزکی نے کسی کو مستحق سمجھکر زکوٰۃ دے پہر ظاہر ہوا کہ وہ مزکی کا
غلام یا مکاتب یا حربی ہے اگرچہ مستامن ہو وہ زکوٰۃ دینا کافی نہوگا دوبارہ
زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر بعد ادائے زکوٰۃ کے یہ ظاہر ہوا کہ جسکو زکوٰۃ
دیگئی غنی تہا یا ذمی تہا یا مزکی کا باپ یا بیٹا یا جورو تہا یا ہاشمی تو دوبارہ
دینا ضرور نہین ہی بشرطیکہ مزکی نے زکوٰۃ دینے کے پہلے اوسکو مستحق سمجھ
لیا ہو اور اگر بغیر سمجھے بوجھے اور بغیر اٹکل کیے ہوئے دیدیا ہو تو اس صورت مین
بہی پہر سے دینا پڑیگا۔

مسئلہ اگر مالک نصاب کسی کو زکوٰۃ دینے کے واسطے اپنا وکیل کرے
اور اوس وکیل کے جورو اور لڑکے محتاج ہون اور وہ زکوٰۃ لیوین
تو درست ہی لیکن اگر وکیل خود محتاج ہو اور وہ اوس زکوٰۃ کو خود لیوے
تو درست نہین الا اگر اوسکے موکل نے اوسکو ایسا اختیار دیا ہو۔

مسئلہ فقیر کو زکوٰۃ مین سے بقدر نصاب یا اوس سے زائد دینا
مکروہ ہے مگر جب اسقدر کثیر العیال ہو کہ اگر زکوٰۃ دی ہوئی اوسکے
ہر ایک عیال کو تقسیم کیجاوے تو کسی کے حصہ مین بقدر نصاب کے

نہ پہونچی یا وہ اتنا قرضدار ہو کہ اوس دی ہوئی مین سے قرضہ ادا کرنیکی
بعد اوسکے واسطے بقدر نصاب کے نہ بچے

خاتمہ بعض مسائل عامہ جو زکواۃ و دیگر صدقات سے متعلق ہین اور بعض مخصوص ہین ساتھ صدقات عامہ کے اور بعض دیگر فوائد متعلق الخرج و عشر

مسئلہ یہ درست نہین ہی کہ جس شہر مین مال نصاب ہوا وسمین نہین دوسرے شہر کے فقرا کے واسطے زکواۃ بھیجی جاوے الا اگر مزکی کے اقربا ے محتاج دوسرے شہر مین ہون تو البتہ اونکو اوس شہر کے فقرا پر ترجیح ہی ۔

مسئلہ مال زکواۃ دینا اپنے اقربا کے لڑکون کو عید کے تقریب مین یا خوشخبری سنانے والے کو جو بینا پہل لاوے جائز ہے الا اگر تصریح کیجاوے کہ عوض اوسکے بینا پہل لانے کے دیا جاتا ہے تو یہ دینا ادا ے زکواۃ کے واسطے کافی نہین ہے زکواۃ پہر سے دینا پڑیگی ۔

مسئلہ معلم اپنے اسیسے خلیفہ کو زکواۃ دے کہ اگر زکوۃ اوسکو نہ ملتی تب بہی وہ خلیفہ معلم کا کام کرتا تو جائز ہے ۔

مسئلہ جسکے قرابتمند محتاج ہون اوسکو چاہیئے کہ صدقہ دینا اپنے

قرابتمندون سے شروع کرے پس صدقہ دینے مین سب سے پہلے مزکی کے بہائی بہن پہر اونکی اولاد پہر چچا اور پہوپہی پہر مامون اور خالہ پہر دیگر ذوی الارحام پہر پروسی پہر اوسکے کوچہ والے پہر اوسکے شہروالے

مسئلہ دوسرے شہر مین زکواۃ یا صدقہ یا دیگر واجبات یا نفل اونکو بہیجا جاے جب وہان بہت محتاج ہون یا زیادہ نیکبخت یا زیادہ پرہیزگار یا کوئی ایسا ہو جس سے مسلمانون کو زیادہ نفع پہونچتا ہو یا اگر مزکی دارالحرب مین ہو تو دارالاسلام مین بہیجے یا طالبعلم جہان بکثرت ہون وہان دوسرے شہر مین زکواۃ یا صدقہ بہیجنا بہتر ہے۔

مسئلہ فتاوے ومعراج الدرایہ مین ہے کہ عالم فقیر کو صدقہ دینا افضل ہے جاہل زاہد سے اور زاہدونکو دوسرے شہر مین بہیجنا مکروہ نہین ہے اور قبل تمامی سال ہی زکواۃ دینا بہی مکروہ نہین ہے۔

مسئلہ متبدعین اور شیعین اور بعض مسلمانون سے اوس فرقہ کو جو مرتکب بدعات ہون زکواۃ یا صدقہ دینا درست نہین ہے۔

مسئلہ مزکی کو جائز نہین ہے کہ اپنے اوس پسر کو زکواۃ دے جو زنا سے پیدا ہوا ہو یا اوس پسر کو جسکے نفی کی ہو یعنے جسکی نسبت یہ کہا ہو کہ میرے نطفہ سے نہین ہے الا اوس صورت مین کہ اوسکا باپ مشہور رہے تو مزکی کے نفی بیان واقعی ہوگی نہ اتہام۔

مسئلہ جسکے پاس ایک روز کا خرچہ ہو یا وہ صحیح اور تندرست ہو کہ ہاتہ پائون ہلاکر حصول خرچہ کے سعی کرسکتا ہو اوسکو سوال کرنا درست نہین اور اوسکو یہ جانکر جو کوئی دیگا گناہگار ہوگا لیکن اگر ایسا شخص کپڑے ہی کے واسطے سوال کرے یا اسوجہ سے سوال کرے کہ

طالب علم یا جہاد مین مشغول ہونے کے سبب سے اوسکو کمانے کی فرصت نہین ہے
توسوال مباح ہے۔

مسئلہ محتاجکو اسقدر صدقہ دینا مستحب ہے کہ اوس روز اوسکو سوال کرنا نہ پڑے مگر صدقہ دینے کے وقت یہ بھی خیال کرلینا چاہیے کہ جسکو صدقہ دیا جاوے قرضدار یا کثیر العیال ہے یا کس قدر اوسکو ضروریات ہین۔

مسئلہ اگر مزکی زکوٰۃ ہاتھ پر رکھکر دینے کھڑا ہو اور فقرا اوسے لوٹ لین تو وہ اداے جائز ہوگا اگر مال زکوٰۃ مزکی کے ہاتھ سے گرجاوے اور کوئی فقیر اوٹھالیوے اور مزکی اوسکے اوٹھا لینے پر راضی ہو تو وہ بھی اداے جائز ہے بشرطیکہ مزکی اوسکو پہچانتا ہو اور مزکی کے راضی ہونے کے وقت مال اوسکے پاس موجود ہو خرچ یا ضائع نہ ہوا ہو۔

مسئلہ اس قدر کثرت سے صدقہ دینا درست نہین ہے کہ اہل حقوق کو اونکے حقوق پہونچانے مین کوتاہی ہو۔

مسئلہ جو شخص تنگی پر صبر نہ کرسکے اوسکو اسقدر صدقہ دینا مکروہ ہے کہ اوسکا نفقہ پورے کفایت سے کم ہوجاوے۔

مسئلہ جو شخص صدقہ نفل دیوے اوسکو مستحب ہے کہ اوسکے ثواب مین تمام مومنین اور مومنات کی نیت کرلے اسواسطے کہ اون سب کو جنکی نسبت نیت ہوگی ثواب پہونچے گا اور اسکے ثواب مین کمی نہوگی۔

بعض فوائد متعلق عشر و خراج

زمین عشری وہ زمین ہے جو جوتنے بونے کو دیجاوے اوس مین جو پیدا ہو اوسکا دسوان حصہ اللہ کا حق مقرر ہے وہ امام کو دیا جاتا ہے جیسے ہندوستان مین بٹائی کا کھیت ہوتا ہی جسکی پیداوار کا آدہا اسامی زمیندار کو دیتا ہے اور وہ آدہا حصہ زمیندار اسامی سے بطور کرایہ زمین کے اسامی سے لیتا ہی۔

زمین خراجی وہ زمین ہے جسپر کچھہ زر نقد سالانہ اللہ کا حق مقرر ہے چاہی قابض اوسکا اوسکو جوت بو کر اوسمین کچھہ پیدا کرے چاہے بے جوتے بوئے اسی طرح پڑی رہنے دے اور چاہے جوتنے بونیسے کچھہ پیدا ہو یا نہو قابض اوس زمین کا امام کو وہ نقد مقررہ سالانہ پہونچایا کرے۔

عشر اوس مین عشری کے پیداوار کے دسوین حصہ کو کہتے ہین جو اللہ کا حق ہی اور امام کو دیا جاتا ہے خراج وہی زر نقد سالانہ ہے جو زمین خراجی پر اللہ کا حق مقرر ہے اور امام کو دیا جاتا ہے جیسے ہندوستانمین زمین لگانی کا زر لگان اسامی سے زمیندار سال بسال لیتا ہی چونکہ وہ زمین عشری یا خراجی اور وہ حقوق اللہ کے یعنے عشر اور خراج ہندوستان مین نہین ہی لہذا مسائل متعلق اوس زمین عشری سے یا خراجی کے یا مسائل متعلق عشر اور خراج کے اس مختصر مین بیان نہین سکئے گئے اگرچہ بعض احکام عشر اور خراج کے احکام زکواۃ کے مثل ہین فقط اب مین اس رسالہ کو اللہ کے نام اور درود و سلام پر ختم کرتا ہون اور جمہور مسلمین علے الخصوص اہل ہند سے جو اسسے مستفید ہون مستدعی دعا کا ہون۔

الحمد للہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علےٰ
خیر الانام محمد و آلہ واصحابہ الکرام ☩

غلطنامہ تقریظات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	[illegible]	وسیع کے
"	۵	اِمتنانہ	اِمتنانُہ
"	۶	اِحسانہ	اِحسانُہ
۲	۱۱	سُبیل	سَبِیل
"	۱۵	لِعُمری	لَعَمْرِی
"	۱۸	بیان کہ	بیان کیا کہ
۳	۲	البلسلہ	السلسلہ
"	"	یحتو	یُحْتَوٰی
۴	۱	وَمُسْعُوْدٌ	وَرُجَّا مُسْتَحِقٌّ
"	۸	طریقہ	طریقت کا
"	"	اَلعُلُوِیَّہ	اَلعَلَوِیَّۃ
"	۱۴	مُشکوٰۃ	مِشکوٰۃ
"	۱۶	مُطلِع	مَطلَع
"	۱۸	مجمع	مَجْمَعُ
"	"	الصاحب	الصَّاحِبُ
"	"	المکرمِ	المُکَرَّمُ
۵	۱	نَقّاد	نُقَّادُ
۶	۱۶	زائرِ	زائِرُ
۶	۴	کو	ہو
"	۶	کمال	کمال کے
۶	۹	رُشدکہ	رُشد کا
۷	۵	وجودات	وجود موجود
"	۱۱	تیراہ	تیرہ
۸	۱۳	کارنانہ	کارنامہ
۹	۳	وہ حسن	وہ کہ حسن
۱۰	۱	جس	حبس
"	۱۲	لعبدالحق	بعبدالحق
"	۱۳	رکپوری	رنگپورے

غلطنامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	معروف	معروف بہ
۳	۲	سے موعود	سے بشیر موعود
"	۷	خارج	خارج
"	۱۱	شانی	شامی
۶	۷	دیوانہ	دیوانہ ہو
۷	۸	مطالبہ	مطالبہ
"	۱۱ و ۱۲	ضامن کفالت	ضمانت کفالت
"	۱۸	مہر	مہر معجل
۷	۱۹	مہر معجل	مہر موجل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۲	یورکو	عوروکو
۱۲	۶و۷	ہر تغلب تغلبی	بنی تغلب تغلبی
۱۴	۱۳	جوابنے	جو عورت اپنی
۱۸	۱۰	انزا	انزاد
۲۳	۸	گساگسا	لیا گیا
۲۴	۱۵	ہیو	ہون
"	۱۷	اورسے	اوراسے
۲۵	۱۲	اوس مالک ال	اوس مال
۲۶	۱۳	حرای حرای	چرای چرای
۲۸	۰	بڑہی	برے بہی
"	۱۱	حسینا	جتنا
۲۹	۱	زۃ	زکوۃ
۳۰	۸	مکروہ نانسینہ	مکروہ وناپسنا
۳۳	۱۶	بتشیت	بنسبت
۳۶	۱	چاندہی	چاندی
۴۱	۹	ہو	نہو
۴۴	۱۲	لوبا	بویا
۴۷	۱۶	کرسکے	کرسلے
"	"	عمر	زید سے
"	۱۹	رکوہ کے	زکوۃ پوری
۴۸	۷و۸	ناتی قیمتی	یا قیمتی
"	۸	یاقیمتی	یا قیمتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۸	۱۸	دلیل	وکیل
۵۱	۱	سوالم	سوائم
۵۳	۱۵	یکسالہ	دوسالہ
۵۴	۱۰	اونٹون	اونٹون کے
۵۶	۴	تر	نر
۵۸	۷	وانفے	والی
"	"	"	"
۵۹	۱۳	رن	کچہ
۶۱	۷	نہ دیا جائے	دیا جاسے
"	۱۰	ہیس	بس
۶۲	۷	شرط	ابشرط
"	۱۱	کاہو	کیا گیا ہو
"	۱۲	سحر	ہیجسیر
۶۵	۱۱	لینے	کرنے
"	۱۴	تا	یا
"	۲۰	صیعیر	صحیح
۶۶	۸	ہو	ہون
"	"	ہون	ہو
۶۷	۲	امام	ایام
"	۹	تا	یا
۶۸	۵	الخبرج	الخزاج
۶۹	۵	زیادہ ہو تر مبیرکار	زیادہ تر مبیرکار
"	۹	ومعراج الدرایہ	معراج الدرایہ
۷۱	۱۶	ہو	ہین۔